بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَارَسُوۡلَ اللّٰہ

یاشیخ عبدالقادر جیلانی شئیاللہ

مذہب اہلِ سنت کا ترجمان
و مسلکِ رضویت کا نقیب

ماہنامہ
ارشدیہ

بانی وسرپرستِ اعلیٰ

شمس الطریقہ، بدرالشریعہ، غیظ الوہابیہ

خلیفہ مجاز فیض یافتگان خلفائے اعلیٰ حضرت، ارشد المشائخ حضور ارشدِ ملت حضرت مولانا

پیر ابوالبرکات محمد ارشد سبحانی

مجددی، نقشبندی، اویسی، رضوی قادری المعروف سرکار پیر سبحانی لجپال، مدظلہ العالی

تلوکر نوالہ شریف فاضلِ بھکر پنجاب

رجب المرجب ۱۴۴۲ھ مطابق فروری / مارچ ۲۰۲۱ء





مُدیرِ اَعلیٰ

خلیفہ حضور ارشدِ ملت

حضرت مفتی منظور احمد

یارعلوی، ارشدی، فیضی، ممبئ

مقامِ اشاعت:

ممبئ مہاراشٹرا (انڈیا)

نائبِ مُدیر

نجم الاسلام علامہ

اسلام الدین احمد

انجم فیضی، ارشدی

اَغِثْنَا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ عَلَیْكَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

یاحضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی شئیاً للہ

زیرِ سایہ کرم: خانقاہِ اجمیر معلیٰ، مارہرہ مطہرہ، بریلی شریف، کچھوچھہ مقدسہ

بفیضانِ کرم: حضور اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان محدثِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

مذہب اہلِ سنت کا ترجمان و مسلکِ رضویت کا نقیب

ماہنامہ ارشدیہ

فہرست مضامین

منظوم

اداریہ

ہم مسلمان ہیں؟

باغباں بھی خوش رہے   راضی رہے صیاد بھی

ازقلم:-خلیفہ حضور ارشد ملّت نجم الاسلام حضرت علامہ الحاج اسلام الدین احمد انجم فیضی قادری ارشدی' نائب مدیر' ماہنامہ ارشدیہ ممبئی بانی وناظم اعلی جامعہ خدیجۃ الکبریٰ مسلم نسواں کالج پر ۱۱ دائی گوراچوکی گونڈہ و مدیر اعلی'' سہ ماہی پیام محبوبی'' ڈھلمو شریف امبیڈکر نگر

آج کل سوشل میڈیا پہ فرضی آئی ڈی کی بھرمار ہے اورلوگ خواتین کے نام سے آئی ڈی بنا کر سیدھے سادھے بھولے بھالے یا کسی عزت دار کو بھیج کر میٹھی میٹھی باتیں کرتے ہیں ۔اس گھناؤنی حرکت میں مسلمان بھی بہت بڑھ چڑھ کر دلچسپی لے رہے ہیں پہلے دوستی پھر ڈھیرے ڈھیرے فحش کلمات ۔پھر جب بات اور آگے بڑھتی ہے تو نیم عریاں تصاویر مانگتے بھیجتے ہیں اس کے بعد جب یہ سب اکٹھا کر لیتے ہیں تو اپنی ضرورت کے مطابق انہیں بلیک میل کی کوشش کرتے ہیں ۔

سوشل میڈیا کا زمانہ ہے پوری طرح کا یقین ہے کہ اب وہ جو چاہیں کریں انہیں معلوم ہونا چاہیئے جب سے انٹرنیٹ ایجاد ہوا ہے تو ہر ایک کا ڈاٹا کہیں نہ کہیں محفوظ ہوتا ہے جب ضرورت محسوس کی جاتی ہے تو اس کی زندگی کے ایک ایک لمحا تکو کھنگالا جاتا ہے اور سب کچھ سامنے آجاتا ہے اب سائنس کا زمانہ ہے اور سائنس نے اسلام کی تعلیمات کا لبادہ پہن کر قرآن کا سہارا لیا ہے آج جو قوم اپنے آپ کو قرآن والی کہتی ہے اس قوم کی حالت یہ ہے کہ بڑوں کی تعظیم وتوقیر بھولتی جارہی ہے چھوٹوں سے پیار وشفقت ختم ہوتی جارہی ہے بس اس بات کا گھمنڈ ہے کہ ہم مسلمان ہیں اس لئے کہ مسلمان گھرانے میں پیدا ہوئے ہیں بےشرمی بے حیائی کی حدیں آج انسان پار کرتا جارہا ہے اور صرف دوسروں کی برائی پر نظر دوڑاتا ہے آپ غور کریں خود اپنی آئی ڈی پر عورتوں کی تصویر لگاتا ہے یہ احساس ہی نہیں ہوتا کہ ہم جس عورت کی تصویر اپنی آئی ڈی پر اپنی پروفائل پر لگا رہے ہیں وہ بھی کسی کی بیٹی اور کسی کی بہن ہے۔

آج ہم کسی کی بہن بیٹی کی تصویر واٹس ایپ اور فیس بک پر لگاتے ہیں تو کل ہماری بہن بیٹی کی تصویر بھی کوئی اپنی آئی ڈی اپنی پروفائل پر لگا سکتا ہے تو جب ہم اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے تو ہمیں کیسا لگے گا؟ مگر افسوس انسان تو انسان خود مسلمانوں کا یہ حال ہے کب کس کی عزت سے کھیل جائیگا کب کس کے اوپر کیسی تہمت لگا دیگا۔ کب کہاں کس کو بےعزت کر دیگا کوئی بھروسہ نہیں اور کچھ بھی نہیں کہا جاسکتا غیرت تو اتنی مرچکی ہے مسلمانوں کی کہ چوراہے پر کھڑا رہتا ہے تو نقاب میں گذرنے والی خواتین کو دیکھ کر ایسے بدحواس ہوجاتا ہے۔ یہ بھی بھول جاتا ہے کہ کہیں یہ نقاب پوش خاتون اپنے ہی گھر کی نہ ہو کل تک مسلمانوں کے دشمن اپنا گھر چھوڑ کر کہیں دوسری جگہ کسی کام سے جاتے تھے تو اپنی لڑکیوں کو مسلمانوں کے گھر رکھ کر جاتے تھے کیونکہ لاکھ دشمنی کے باوجود بھی یہ یقین رہتا تھا کہ مسلمانوں کے گھر ہماری لڑکیاں محفوظ رہیں گی اور آج نتیجہ یہ ہے کہ پڑوس کی بہن بیٹیوں کی عزت کو خطرہ پڑوسیوں سے ہے۔

رشتہ دار کی بہن بیٹیوں کی عزت کو خطرہ خود رشتہ دار کے بھائی بھتیجوں اور بیٹوں سے ہے۔

آئے دن اس طرح کے معاملات کا انکشاف بھی ہوتا رہتا ہے۔گھر کے تمام افراد موجود ہوتے ہیں پھر بھی بیٹے کے کان میں موبائل لگی ہوئی گھنٹوں گھنٹوں بیٹا بات کر رہا ہے گھر سے باہر نکلتا ہے پھر گھر آتا ہے کان میں موبائل لگا رہتا ہے بات چیت ہو رہی ہے باپ ایک بار بھی نہیں پوچھتا کہ کہاں بات کر رہے ہو۔کس سے بات کر رہے ہو۔کیا بات کر رہے ہو۔کیوں بات کر رہے ہو؟ جب اتنی چھوٹ ہوگی تو بیٹے کا حوصلہ اور بڑھے گا آج جس سے بات ہو رہی ہے کل اس سے ملاقات بھی ہو سکتی ہے

سوچئے اور غور کرنے کی ضرورت ہے کہ موبائل میں ایک میموری لگی ہوئی ہے اسی میں ہم نعت رسول بھی رکھے ہوئے ہیں اور اسی میں فلموں کے گانے بھی رکھے ہوئے ہیں۔اسی میں علمائے کرام کی تقریریں بھی ہیں اور اسی میں فلموں کی اسٹوری بھی رکھے ہوئے ہیں اسی میں ہم قرآن کریم بھی لوڈ کئے ہوئے ہیں آخر کیا مطلب؟ شاید مطلب اور مقصد یہی ہوگا کہ۔۔راضی رہے رحمٰن بھی اور خوش رہے شیطان بھی۔

جہیز میں بیٹی کو ایک طرف رحل اور قرآن بھی دے رہے ہیں اور دوسری طرف ٹی وی بھی دے رہے ہیں آخر کیا مطلب؟ شاید مطلب اور مقصد یہی ہوگا کہ بیٹی، ٹی وی کے ذریعہ گانے سن کر فلمیں دیکھ کر گناہ کرتی جا اور قرآن پڑھ پڑھ کر گناہ معاف کراتی جا۔حد ہوگئی بے حیائی کی اب صرف ایک ہی راستہ بچا ہے کہ گھر کا سرپرست خود اپنے گھر کی اصلاح کی ذمہ داری نبھائے یعنی اب اصلاح معاشرہ مہم نہیں بلکہ اصلاح کنبہ۔اصلاح مکان اور اصلاح اولاد کی ضرورت ہے اور بہترین تعلیم و تربیت کی ضرورت ہے تبھی معاشرہ پاکیزہ ہوسکتا ہے ورنہ نمائش وریڈیمیڈ طریقوں سے کچھ بھی ہونے والا نہیں اس لئے کہ غیرت تو یہاں تک ختم ہوگئی کہ جلسے اور بزرگان دین کے آستانے کو بھی ہم سیر و تفریح کا ذریعہ سمجھ بیٹھے ہیں ۔

خدا کی پناہ

*****

تفسیر ارشدُ البیان لتفہیم القرآن

ازقلم: خلیفہ حضور ارشد ملّت صاحبِ فتاوٰی یار علویہ، مُفسر قرآن، منظورُ العلمآء والمشائخ، منظورِ ملّت حضرت علامہ الحاج الشاہ مفتی
منظور احمد یار علوی ارشدی زید مجدہٗ دارُ الافتاء و دارُ العلوم اَہلسنّت برکاتیہ گلشن نگر جوگیشوری ممبئی انڈیا

سورہ فاتحہ کے رکوع اور آیات کی تعداد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورہ فاتحہ کے رکوع اور آیات کی تعداد: اس سورت میں ا رکوع اور ۷ آیتیں ہیں۔

سورۂ فاتحہ کے اسماء اوران کی وجہ تسمیہ: اس سورت کے متعدد نام ہیں اور ناموں کا زیادہ ہونا اس کی فضیلت اور شرف کی دلیل ہے جیسا کہ منقول ہے: **کثرۃ الاسماء تدل علی شرف المسمی**

اوراس کے مشہور نام یہ ہیں:

(۱) سورۂ فاتحہ'' سے قرآن پاک کی تلاوت شروع کی جاتی ہے اور اسی سورت سے قرآن پاک لکھنے کی ابتداء کی جاتی ہے اس لئے اسے ''**فَاتِحَۃُ الْکِتَاب**ْ'' یعنی کتاب کی ابتداء کرنے والی کہتے ہیں۔

(۲) اس سورت کی ابتداء ''**اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ**'' سے ہوئی، اس مناسبت سے اسے ''سُوْرَۃُ الْحَمد'' یعنی وہ سورت جس میں اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی گئی ہے، کہتے ہیں۔

(۳، ۴) ''سورۂ فاتحہ'' قرآن پاک کی اصل ہے، اس بناء پر اسے ''اُمُّ الْقُرْآنِ'' اور ''اُمُّ الْکِتَابِ'' کہتے ہیں۔

(۵) اس سورت میں کل سات آئتیں ہیں جو نماز کی ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہیں اور یہ سورت دو مرتبہ نازل ہوئی ہے اس وجہ سے اسے ''اَلسَّبْعُ الْمَثَانِیْ'' یعنی بار بار پڑھی جانے والی یا ایک سے زائد مرتبہ نازل ہونے والی سات آیتیں، کہا جاتا ہے۔

(۶ تا ۸) دین کے بنیادی امور کا جامع ہونے کی وجہ سے سورۂ فاتحہ کو ''سُوْرَۃُ الْکَنْز، سُوْرَۃُ الْوَافِیَۃ'' اور ''سُوْرَۃُ الْکَافِیَۃ'' کہتے ہیں۔

(۹ تا ۱۰)...... ''شفاء'' کا باعث ہونے کی وجہ سے اسے ''سُوْرَۃُ الشِّفَاءِ'' اور ''سُوْرَۃُ الشَّافِیَۃ'' کہتے ہیں۔

(۱۱ تا ۱۵) ''دعا'' پر مشتمل ہونے کی وجہ سے اسے ''**سُوْرَۃُ الدُّعَاءِ، سُوْرَۃُ تَعْلِیْمِ الْمَسْئَلَۃ، سُوْرَۃُالسُّوَالِ، سُوْرَۃُ الْمُنَاجَاۃ**'' اور ''**سُوْرَۃُ التَّفْوِیْض**'' بھی کہا جاتا ہے۔ (خازن، تفسیر سورۃ الفاتحۃ، ۱/ ۱۲، مدارک، سورۃ فاتحۃ الکتاب، ص ۱۰، روح المعانی، سورۃ فاتحۃ الکتاب، ۱/ ۵۱، ملتقطا

سورۂ فاتحہ کے فضائل: احادیث میں اس سورت کے بہت سے فضائل بیان کئے گئے ہیں، ان میں سے کچھ فضائل درج کئے جاتے ہیں:

(۱) حضرت ابوسعید بن مُعلّٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں، میں نماز پڑھ رہا تھا تو مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلایا لیکن میں نے جواب نہ دیا۔ (جب نماز سے فارغ ہوکر بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوا تو) میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، میں نماز پڑھ رہا تھا۔ تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا: ''اِسۡتَجِیۡبُوۡا لِلّٰہِ وَ لِلرَّسُوۡلِ اِذَا دَعَاکُمۡ '' اللہ اور اس کے رسول کی بارگاہ میں حاضر ہوجاؤ جب وہ تمہیں بلائیں (انفال: ۲۴) پھر ارشاد فرمایا: '' کیا میں تمہیں تمہارے مسجد سے نکلنے سے پہلے قرآن کریم کی سب سے عظیم سورت نہ سکھاؤں؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ لیا، جب ہم نے نکلنے کا ارادہ کیا تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، آپ نے فرمایا تھا کہ میں ضرور تمہیں قرآن مجید کی سب سے عظمت والی سورت سکھاؤں گا۔ ارشاد فرمایا: ''وہ سورت، اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ '' ہے، یہی ''سبع مثانی'' اور ''قرآن عظیم'' ہے جو مجھے عطا فرمائی گئی۔ (بخاری، کتاب فضائل القران، باب فاتحۃ الکتاب، ۳/ ۴۰۴، الحدیث: ۵۰۰۶)

(۲) حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: ایک فرشتہ آسمان سے نازل ہوا اور اس نے سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں سلام پیش کرکے عرض کی: یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، آپ کو اُن دونوروں کی بشارت ہو جو آپ کے علاوہ اور کسی نبی کو عطا نہیں کئے گئے اور وہ دونور یہ ہیں: (۱) '' سورۂ فاتحہ'' (۲) '' سورۂ بقرہ'' کی آخری آیتیں۔

(مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرہا، باب فضل الفاتحۃ، الخ، ص ۴۰۴، الحدیث: ۲۵۴ (۸۰۶))

(۳) حضرت اُبی بن کعب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے تورات اور انجیل میں '' اُمُّ الْقُرآنْ '' کی مثل کوئی سورت نازل نہیں فرمائی۔'' (ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ الحجر)، ۵/ ۸۷، الحدیث: ۳۱۳۶)

(۴) حضرت عبد الملک بن عُمیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''سورۂ فاتحہ ہر مرض کے لیے شفاء ہے۔''

(شعب الایمان، التاسع عشر من شعب الایمان۔ الخ، فصل فی فضائل السور والآیات، ۲/ ۴۵۰، الحدیث: ۲۳۷۰)

جاری۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

****

ارکان اسلام

ازافادات عالیہ:- شیخ الحدیث حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمہ والرضوان

پیشکش:- محمد نظام الدین مصباحی نوری ارشدی اویسی؛ خادم التدریس- مدرسہ بدرالعلوم برہی دربھنگہ (بہار)

عن أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَارِزًا يَوْمًا لِلنَّاسِ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: مَا الإِيمَانُ؟ قَالَ: »الإِيمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلاَئِكَتِهِ، وَكُتُبِهِ، وَبِلِقَائِهِ، وَرُسُلِهِ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ«. قَالَ: مَا الإِسْلاَمُ؟ قَالَ: " الإِسْلاَمُ: أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ، وَلاَ تُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمَ الصَّلاَةَ، وَتُؤَدِّيَ الزَّكَاةَ المَفْرُوضَةَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ ". قَالَ: مَا الإِحْسَانُ؟ قَالَ: »أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ«، قَالَ: مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: " مَا المَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ، وَسَأُخْبِرُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا: إِذَا وَلَدَتِ الأَمَةُ رَبَّهَا، وَإِذَا تَطَاوَلَ رُعَاةُ الإِبِلِ البُهْمُ فِي البُنْيَانِ، فِي خَمْسٍ لاَ يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ " ثُمَّ تَلاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: {إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ} [لقمان: 34] الآيَةَ، ثُمَّ أَدْبَرَ فَقَالَ: »رُدُّوهُ« فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا، فَقَالَ: »هَذَا جِبْرِيلُ جَاءَ يُعَلِّمُ النَّاسَ دِينَهُمْ« (بخاری،باب سوال جبرئیل الخ ص ۱۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ایک دن حضور نبی کریم ﷺ لوگوں سے ملاقات کیلئے مکان سے باہر تشریف فرما تھے تو ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ ایمان کیا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان یہ ہیکہ اللہ اور اسکے فرشتوں کو اور اسکی ملاقات کو اور اس کے رسولوں کو اور موت کے بعد اٹھنے کو تو دل سے مان لے ۔ اس نے کہا اسلام کیا ہے؟؟ تو حضور نے فرمایا کہ اسلام یہ ہیکہ تو خاص اللہ تعالی ہی کی عبادت کرے اور کسی کو اسکا شریک نہ ٹھرائے اور نماز قائم کرے اور زکوۃ دے جو فرض ہے اور رمضان کے روزے رکھے ۔ اس نے کہا احسان کیا ہے؟؟ تو حضور نے فرمایا کہ احسان یہ ہیکہ تو اللہ تعالی کی عبادت اس طرح کرے گویا تو اللہ تعالی کو دیکھ رہا ہے ہس اگر تو اسکو نہیں دیکھ سکتا (تو اسطرح عبادت کرکہ) وہ تجھ کو دیکھ رہا ہے۔ پھر اس نے کہا کہ قیامت کب آئے گی؟ تو حضور نے فرمایا کہ جس سے سوال کیا گیا ہے وہ سوال کرنیوالے سے زیادہ نہیں جانتا۔ ہاں میں ابھی تجھ کو قیامت کی کچھ نشانیاں بتاتا ہوں (جو یہ ہیں) جبکہ باندی اپنے مولی کو جنے گی اور اونٹوں کے چرواہے کالے کالے رنگ والے بڑی بڑی عمارتوں میں فخر و گھمنڈ کرنے لگیں گے۔ یہ (علم قیامت) ان پانچ چیزوں میں سے ہے جنکو خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا پھر حضور ﷺ نے ان اللہ عندہ علم الساعہ الخ کی آیت تلاوت فرمائی (جس میں قیامت وغیرہ پانچ چیزوں کا ذکر ہے) پھر وہ (سائل) واپس چلا گیا۔ اسکے بعد حضور ﷺ نے فرمایا کہ اسکو واپس بلالاؤ۔ تو لوگوں کو کچھ نظر نہیں آیا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ حضرت جبرئیل تھے جو لوگوں کو دین سکھانے کیلئے آئے تھے۔

حضرت ابو ہریرہ:- اس حدیث کے راوی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بہت ہی عبادت گزار انتہائی متواضع اور

پرہیز گار صحابی ہیں ابوسعید کا بیان ہے کہ یہ روزانہ بارہ ہزار رکعت نماز نفل پڑھتے تھے آپ یمن کے قبیلہ دوس سے تعلق رکھتے تھے زمانہ جاہلیت میں آپ کا نام عبد شمس تھا ۷ھ میں جنگ خیبر کے بعد مسلمان ہوئے۔ اسلام لانے کے بعد آپ کا نام عبدالرحمن یا عبداللہ رکھا گیا۔ ان کو بلیوں سے بڑی محبت تھی ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آستین میں ایک بلی کو دیکھا تو ان کو یا ابا ہریرہ! (اے بلی کے باپ) کہہ کر پکارا اس دن سے آپ کا یہ لقب اس قدر مشہور ہو گیا کہ لوگ آپ کا اصلی نام ہی بھول گئے اسی لئے آپ کے نام میں بڑا اختلاف ہے آپ اصحاب صفہ میں سے ہیں آپ نے ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ یا رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کی حدیثوں کو بھول جاتا ہوں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ تم اپنی چادر کوز مین پر پھیلا دو چنانچہ انہوں نے اپنی چادر پھیلا دیں پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ حدیثیں بیان فرمائی اور ان سے ارشاد فرمایا کہ اس چادر کو سمیٹ کر اپنے سینے سے لگا لو اس کے بعد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کا حافظہ اتنا قوی ہو گیا کہ جو کچھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اس کو عمر بھر فراموش نہیں کر سکے۔ آٹھ سو صحابہ اور تابعین حدیث میں آپ کے شاگرد ہیں آپ نے 5374 حدیثیں روایت فرمائی ہیں جن میں سے چار سو چیالیس حدیثیں بخاری شریف میں ہیں۔ ۵۹ھ میں ۷۸ سال کی عمر پا کر مدینہ منورہ میں وصال فرمایا آیا اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے

اس حدیث کی شان: اس حدیث کو امام بخاری علیہ الرحمہ نے کتاب التفسیر اور کتاب الزکوۃ میں بھی ذکر کیا ہے اور امام مسلم اور امام نسائی نے کتاب الایمان میں امام ابن ماجہ نے سنن اور فتن میں، امام ابوداؤد نے ''سنت'' میں متعدد اسناد اور مختلف لفظوں کے ساتھ ذکر کیا ہے اسی طرح امام ترمذی امام احمد وغیرہ محدثین نے بھی اپنی اپنی کتابوں میں اس حدیث کو درج فرمایا ہے۔ امام بغوی نے اپنی دونوں کتابوں، مصابیح، اور 'شرح السنۃ' کا آغاز اسی مضمون کی حدیث سے کیا ہے اور حضرت علامہ قاضی عیاض علیہ الرحمہ نے فرمایا ہیکہ یہ حدیث تمام وظائف اور ظاہری و باطنی عبادتوں کی جامع ہے۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے اس حدیث کے بارے میں فرمایا کہ اس حدیث کو علمائے محدثین 'حدیث جبریل' یا حدیث ام الاحادیث یا ام الجوامع کہتے ہیں اس کا نام حدیث جبرئیل اس لیے ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے ایک آدمی کی شکل میں آکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال و جواب کیا اور اس کا لقب ''ام الاحادیث'' اس طرح ہو گیا کہ جس طرح قرآن کی سورہ فاتحہ کا نام ''ام القرآن'' رکھ دیا گیا۔ ام اصل اور جڑ کو کہتے ہیں۔ جس طرح سورہ فاتحہ تمام قرآنی مضامین کی جامع اور جڑ ہونے کی وجہ سے ام القرآن یعنی قرآن کی اصل اور جڑ کہلاتی ہے اسی طرح یہ حدیث چونکہ تمام احادیث نبویہ کے مضامین کو اجمالی طور پر اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہے اس لئے یہ ام الاحادیث یا ام الجوامع کہلاتی ہے یعنی یہ تمام حدیثوں کی اصل اور جڑ ہے۔ *******

درس فقہ

اولیاء اللہ کی شان میں توہین کرنے والا گمراہ بددین ہے

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ بکر فاتحہ پڑھ رہا تھا اس نے تمام اولیاء اللہ اور بزرگان دین کا نام لیا اتنے میں زید آیا اور کہنے لگا کہ آپ روزہ سے ہیں تو فاتحہ آپ نے کیوں شیطان پہ پڑھی زید ایسا کہنے پر مجرم ہوا کہ نہیں کیا زید کا ایسا کہنے کے باوجود ایمان اور نکاح پر کوئی اثر نہی پڑے گا قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب دیکر میرے دل کو تسلی بخشیں؟

سائل عبدالمجید وزیر گنج گونڈہ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الجواب بعون الملك الوهاب: صورت مستفسرہ میں زید نے بہت سخت جملہ استعمال کیا ہے، زید گمراہ اور بددین ہے کیونکہ اس نے اولیاء کرام وبزرگان دین علیہم الرحمۃ والرضوان کی شان میں کھلی توہین کی ہے۔

لہذا زید پر توبہ وتجدید ایمان اور اگر شادی شدہ ہے تو تجدید نکاح اور اگر کسی پیر سے مرید ہوا تھا تو تجدید بیعت بھی لازم ہے

حضرت علامہ ومولانا مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ! اولیاء کرام کی شان میں توہین کرنے والے کے بارے میں فتاویٰ شارح بخاری میں جواب تحریر فرماتے ہیں:

''ایسا شخص گمراہ بدین ہے بلکہ اس پر توبہ وتجدید ایمان ونکاح بھی لازم ہے اولیائے کرام کی توہین اور ان کی کرامات کا انکار گمراہی ہے'' (فتاویٰ شارح بخاری جلد دوم صفحہ ۲۰۱/)

واللہ اعلم بالصواب

کتبہ: ابومحمد حامد رضا، محمد شریف الحق رضوی ارشدی مدنی امام وخطیب نوری رضوی جامع مسجد رسول گنج عرف کوئلی ضلع سیتامڑھی باشندہ کٹیہار بہار الھند

الجواب صحیح والمجیب نجیح سید شمش الحق برکاتی مصباحی

من اجاب فقد اصاب: محمد شرف الدین رضوی خادم التدریس دارالعلوم قادریہ حبیبیہ فیل خانہ ہوڑہ بنگال

*****

درسِ تصوّف

تعظیم مزارِ مُرشد کریم

از رشحاتِ قلم:- ارشدُ السّالکین شمسُ الطریقہ بدرُ الشریعہ غیظُ الوہابیّہ ارشدُ المشائخ بے تاج بادشاہ ارشد ملّت حضرت مولانا پیر ابُو البرکات محمّد ارشد سُبحانی مدظلہ النّو رانی (بانی و سر پرستِ اعلی ماہنامہ ارشدیہ)

سلسلہِ چشتیہ کے عظیم مقتدا خواجہِ خواجگان رہبر کاملاں سلطان الہند الولی سرکار غریب نواز حضرت خواجہ سیّد معین الدین چشتی بہشتی اجمیری رضی اللہ تعالی عنہ ایک مرتبہ اپنے مریدین کے ہمراہ تشریف فرما تھے اور طریقت سے متعلق تربیت فرما رہے تھے مگر دوران بیان جب آپ کی نظر دائیں طرف پڑتی تو آپ باادب طریقہ سے کھڑے ہوجاتے سبھی لوگ دیکھ کر حیران تھے کہ پیرومرشد کس کی تعظیم وادب کے لیے کھڑے ہوتے ہیں چنانچہ انہوں نے اس طرح کئی مرتبہ پیرومرشد کو قیام کرتے دیکھا مگر ادب کے باعث کسی کو سبب دریافت کرنے کی جرأت نہ ہوسکی۔

الغرض! جب سبھی لوگ وہاں سے چلے گئے تو ایک مرید جو حضور غریب نواز رضی اللہ تعالی عنہ کا منظور نظر تھا اس نے موقع پا کر عرض کی! کہ حضور ہماری تربیت کے دوران بارہا آپ نے قیام فرمایا، یہ کس کی تعظیم کے لیے تھا؟ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا! کہ اس طرف میرے پیرومرشد حضرت خواجہ شیخ محمد عثمان ہارونی چشتی نور اللہ تعالی عنہ کا مزار مبارک ہے لہذا جب میرا اپنے پیرومرشد کے مزار پرانوار کی طرف رُخ ہوتا، تو میں تعظیم کے لئے اُٹھ کھڑا ہوتا پس میں اپنے پیرومرشد کے روضہِ مبارک کے (ادب کے) لیے قیام کرتا تھا-

(فوائد السّالکین مع ہشت بہشت)

******

درس عملیات | قسط نمبر ۱۱

حل مشکلات ونظر بد اتارنے کا طریقہ

از قلم:-عطائے بزرگاں خطیب دوراں خلیفہ تاج الشریعہ وخلیفہ بغداد مقدسہ وخلیفہ ارشد ملت استاذ العالمین حضرت علامہ مفتی محمد شاکر القادری فیضی، بانی دار العلوم فیضان تاج الشریعہ اودے پور راجستھان

الحمد للہ رب العالمین جل جلالہ وبکرم حضور سیدنا رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وازواجہ واصحابہ اجمعین

ماہنامہ ارشدیہ کے دسویں شمارہ میں ترک نشہ اور قمری حروف کے اعداد کے عنوان سے درس عملیات میں شمولیت کا شرف حاصل ہوا تھا-چونکہ یہ عنوان بھی دوسرے عناوین کی طرح جاری رہنا ہے اسی وجہ سے جہان عملیات سے ایک اہم معلوماتی عنوان حل مشکلات ونظر بد اتارنے کا طریقہ لے کر حاضر ہوں۔

مشکلات کے حل، بیماریوں سے شفاء، پریشانیوں سے نجات، ہر قسم کی رکاوٹ دور کرنے کیلیے بلحاظ برج وستارہ بمطابق حروف اسم اعظم ابجد قمری کے اصول کے مطابق اپنے نام کے اعداد تخلص یا عرف کے اعداد کے ساتھ شامل کرلیں، والد کے نام یا ذات کے اعداد شامل نہیں ہوں گے۔

یہ اسم مبارکہ ستارہ کے خاص وقت میں فجر کی نماز کے بعد ایک ہی نشست میں بیٹھ کر اپنے نام کے اعداد کے مطابق پڑھیں ان شاء اللہ عزوجل سات یوم میں ہر مشکل ودشواری کا حل حاصل ہوگی ہر برج کا نام مع ستارہ، اور اسکی تاریخ خاص حروف کے ساتھ پیش کئے جارہے ہیں

(1) برج حمل سیارہ مریخ؛21مارچ تا20اپریل حروف ا-ل-ع-ی بروز منگل بعد فجر *یا اللہ یا عزیز* اپنے نام کے اعداد کے مطابق پڑھیں

(2) برج ثور ستارہ زہرہ 21اپریل تا21 مئی حروف ب،و بروز جمعہ کے بعد فجر اپنے نام کے اعداد کے مطابق *یا باسط یا ودود* ایک نشست میں پڑھیں

(3)برج جوزا ستارہ عطارد، 22 مئی تا21جون حروف ق،ک بروز بدھ بعد فجر ایک ہی نشست میں اپنے نام کے اعداد کے مطابق *یا قادر یا کریم* پڑھیں (برج سرطان ستارہ قمر) 22 جون تا 23 جولائی حروف ح،ھ بروز پیر بعد فجر اپنے نام کے اعداد کے مطابق *یا حافظ یا ھادی* پڑھیں

(5)برج اسد ستارہ شمس 24 جولائی تا23اگست حروف م-بروز اتوار بعد فجر اپنے نام کے اعداد کے مطابق *یا مؤمن یا مہیمن* ایک نشست میں پڑھیں

(6)برج سنبلہ ستارہ عطارد 24اگست تا23 ستمبر حروف پ،غ-بروز بدھ بعد فجر ایک نشست میں اپنے نام کے اعداد کے مطابق *یا غفار یا غنی* پڑھیں

(7)برج میزان ستارہ زہرہ، 24 ستمبر تا23 اکتوبر حروف ر،ت،ط بروز جمعہ بعد فجر ایک نشست میں اپنے نام

کے اعداد کے مطابق ’’یارحمٰن یاتواب‘‘ پڑھیں۔

(8) برج عقرب ستارہ مریخ 24 اکتوبر تا 22 نومبر حروف ن، ذ، ز، ض، ظ بروز منگل بعد فجر ایک ہی نشست میں اپنے نام کے اعداد کے مطابق ’’یانافع یاضار‘‘ پڑھیں

(9) برج قوس ستارہ مشتری 24 نومبر تا 22 دسمبر حروف ف، بروز جمعرات بعد فجر ایک نشست میں اپنے نام کے اعداد کے مطابق ’’یافتاح‘‘ پڑھیں۔

(10) برج جدی ستارہ زحل 23 دسمبر تا 19 جنوری حروف ج خ گ- بروز ہفتہ بعد نماز فجر ایک ہی نشست میں * یاجبار یاخبیر * اپنے نام کے اعداد کے مطابق پڑھیں۔

(11) برج دلو ستارہ زحل 20 جنوری تا 19 فروری حروف ث، س، ش، ص بروز ہفتہ بعد فجر ایک نشست میں اپنے نام کے اعداد کے مطابق ’’یاسلام یاصبور‘‘ پڑھیں۔

(12) برج حوت ستارہ مشتری 20 فروری تا 20 مارچ ،حروف د، چ- بروز جمعرات بعد فجر ایک ہی نشست میں اپنے نام کے اعداد کے مطابق ’’یادافع یادیان‘‘ پڑھیں۔

نوٹ: ان مذکورہ اسمائے باری تعالی میں کوئی ایک اسم الٰہی عزوجل منتخب کرسکتے ہیں، برج کے حروف میں کسی حرف سے اپنی مرضی سے بھی کوئی اسم جلالت عزوجل منتخب کرسکتے ہیں

فرائض کے پابند ہی وظیفہ سے فائدہ حاصل کرسکتے ہیں وظیفہ کے آغاز سے پہلے کسی کامل سے اجازت لینی لازمی ہے ایک دن میں ایک ہی بار ورد میں رکھیں ان شاء اللہ عزوجل کثیر فائدہ ہوگا اگر اسے جاری رکھنا چاہیں تو ہفتے کے مقررہ دن میں ورد کافی ہے اگر اسم باری تعالی اور قاری کے نام کے اعداد برابر ہوں تو یہ اس کیلئے اسم اعظم قرار پائے گا روزانہ جاری رکھنے سے دارین کے فوائد کثیرہ حاصل ہوں گے۔

نظر بد اُتارنے کے چند طریقے (1): جس پر نظر لگی ہُو۔ اُسے غسل فرض کی طرح غسل کرنے کو کہیں۔ اگر معلوم ہُو۔ کہ،، فُلاں کی نظر لگی ہے۔ تو جسکی نظر لگی ہُو۔ اُسکے وضو کا پانی مریض پر چھڑکیں، اور یہ دعا گیارہ (۱۱) مرتبہ پڑھ کر مریض پر دَم کریں۔ دُعا یہ ہے۔ 1: **اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّھَامَّۃٍ وَّمِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَامَّۃٍ**

2: دُوسری دُعا یہ بھی نظر بد کے علاج میں بُہت نافع ومفید ہے۔ درج ذیل دُعا تین مرتبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر سات مرتبہ پڑھکر مریض پر دَم کریں ان شاء المولی تعالی نظر بد اتر جائے گی دعا **بِسمِ اللّٰہِ اللھم اَذھِب حَرّھا وَ بَردَھا وَوَصبھا**

(3): تین عدد سُرخ مِرچ لیں۔ اُس پر سات مرتبہ بسم اللہ شریف، ایک مرتبہ آیۃ الکرسی، تین مرتبہ سُورہ فلق، وسُورہ ناس، تین مرتبہ اول وآخر درود شریف طاق مرتبہ پڑھ کر مرچوں پر دم کریں۔ پھر اِن مرچوں کو مریض پر اکیس (21) مرتبہ وار کر چولہے یا لکڑی کی میں ڈال دیں، ان شاء اللہ عزوجل نظر کا اثر دفع ہُو جائے گا۔

(4): بچوں کی نظر اُتارنے کیلئے سورہ کوثر سے بھی دَم کیا جاسکتا ہے۔ جسکا طریقہ یہ ہے۔ پہلے تعوذُ وتسمیہ کے بعد تین

مرتبہ درود شریف تین مرتبہ بعدہ سورہ کوثر ایک (1) مرتبہ پڑھ کر بچہ کے سیدھے رخسار پر دَم کریں۔ دوسری مرتبہ ایک (1) مرتبہ سورہ کوثر پڑھ کر اُلٹے رخسار کی طرف اُور تیسری مرتبہ پڑھ کر بچہ کی پیشانی پر دَم کر دیں۔۔ان شااللہ نظر اُتر جائے گی۔

(5): ہر مرتبہ بسم اللہ شریف کے ساتھ درج ذیل سورۃ القلم کی آیت مبارکہ نو (9) پڑھ کر نظر بد کے شکار مریض اُور پانی پر دَم کر کے مریض کو پانی دیں کہ دم کیا ہوا پانی بسم اللہ پڑھ کر سنت کے مطابق بیٹھ کر سات گھونٹ پی لے۔نظر بد کا شکار مریض ہر گھونٹ پیتے ہُوئے بسم اللہ شریف لازمی طور پر پڑھ کر پانی پیئے۔ کچھ دم کیا ہوا بچا کر پانی مریض پر چھڑک دیں۔ان شاء اللہ عزوجل نظر فوراً ختم ہُو جائے گی۔

آیت مبارکہ وَاِنۡ يَّكَادُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَيُزۡلِقُوۡنَكَ بِاَبۡصَارِهِمۡ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكۡرَ وَيَقُوۡلُوۡنَ اِنَّهٗ لَمَجۡنُوۡنٌ‌ۘ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكۡرٌ لِّلۡعٰلَمِيۡنَ۔ (سورہ القلم آیت نمبر ۵۱۔)

کام بنتے بنتے بگڑ جانا:-

(1) کسی کے کام بنتے بنتے بگڑ جاتے ہوں اور ایسا لگتا ہو کہ یہ کام ضرور ہو جائے گا مگر عین وقت پر وہ کام بگڑ جاتا ہو تو چاہئے کہ اس آیت کریمہ کا پابندی سے صبح وشام ورد کرے "لَّآ إِلَٰهَ إِلَّآ أَنتَ سُبۡحَٰنَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ ٱلظَّٰلِمِينَ" ان شاء اللہ عزوجل ہر کام وقت پر ہوتا رہے گا

(2) اگر کام بنتے بنتے بگڑ جاتے ہوں تو ان مبارک ناموں کو کثرت سے ورد کرتے رہیں ان شاءاللہ عزوجل ضرور کام بنتے رہیں گے۔"یَا حَیُّ یَا حَلِیمُ یَا عَزِیزُ یَا کَرِیم" جتنا زیادہ پڑھیں گے اتنا زیادہ فائدہ ملے گا ان شاءاللہ عزوجل۔اگر کسی کام سے کسی کے پاس جانا ہو تو چار سو اکتالیس (441) مرتبہ پڑھ کر جائیں ان شاءاللہ ضرور کامیابی ملیگی۔

(3) کوئی ضروری کام سے کسی کے پاس جانا ہو تو تین سو تیرہ (313) مرتبہ "یَاحَیُّ یَاقَیُّوم" پڑھ کر جائیں کام ضرور بن جائے گا اگر سامنے والا دوسرے دن کام کیلئے بلائے تو دوسرے دن چھ سو چھبیس (626) مرتبہ پڑھ کر جائیں اگر سامنے والے کو انکار بھی کرنا ہے تو وہ سو بار سوچے گا مگر کام بھی کرے گا۔

(4) کوئی ضروری کام کسی سے کروانا ہو تو ایک نقش۔"ھفت سلام"۔۔کا ساعت مشتری میں لکھ کر اپنی اوپر کی جیب میں رکھ کر جائیں کام ھو جائے گا ان شاءاللہ عزوجل نقش ہفت سلام شمع شبستان اولیاء کے اندر موجود ہے

(5) کوئی کام جو بہت ضروری ہو تو اس کام کو کرنے سے پہلے ایک ہزار ایک (1001) مرتبہ درود شریف پڑھیں اور پھر اکیس (21) مرتبہ" آیتہ الکرسی" پڑھیں پھر اپنے کام کیلئے روانہ ہوں تو وہ کام ہر حالت میں ہو جائے گا۔ان شاءاللہ عزوجل

****

درس طب

گٹھیا، (وجع المفاصل)Rhumatism-

ازقلم:- حضرت علامہ حافظ وقاری حکیم محمد انور علی نوری ارشدی خادم التدرس ونمائندہ مدرسین وشعبہ طب وحکمت مدرسہ بدرالعلوم، برہی، دربھنگہ، بہار، (انڈیا) رابطہ نمبر 7631278447/8210699245

☆☆

تمام جسم کے جوڑوں، خاص طور سے پیر کے گٹوں اور کہنیوں کے جوڑ میں شدید درد ہوتا ہے۔اس کو گٹھیا یا وجع المفاصل کہتے ہیں۔کبھی شدید اور کبھی ہلکا درد ہوتا ہے۔

اسباب:- جدید تحقیق کے مطابق اس کا سبب ایک پیرا سائیٹ ہوتا ہے۔کبھی موروثی بھی ہوتا ہے۔ٹھنڈی چیزوں کے استعمال اور ٹھنڈے موسم میں زیادہ ہوتا ہے۔

علامات:- تیز بخار۔جوڑوں پر ورم اور ان میں آگ۔کبھی سارے جس میں ورم کی شکایت ہوتی ہے۔درد کبھی ہاتھوں میں کبھی پیروں میں کبھی شانوں میں ہوتا ہے۔اس نے بہت زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔درد کے سبب مریض کو کسی کل چین نہیں ملتا۔

علاج:-گھٹیا کے علاج میں مسکن درد محلل ورم دوائی دینا چاہیے۔

علاج یونانی:- معجون سورنجان ۱۰ دس گرام صبح وشام پانی سے کھلائیں حب اسگند ۲ دو گولی صبح وشام یا سفوف اسگند ناگوری پانچ گرام کچی شکر پانچ گرام ملا کر صبح وشام ۴۰ چالیس دن کھلائیں۔ان دواؤں سے گٹھیا کا مادہ خارج ہوکر مستقل فائدہ ہوتا ہے۔اسی طرح کا مرض (نقرس)۔Gout۔میں یہ درد چھوٹے چھوٹے جوڑوں، خاص طور سے انگلیوں کے پوروں اور پیر کی انگلیوں کے جوڑوں میں ہوتا ہے خاص طور سے انگوٹھے کے جوڑ میں ہوتا ہے۔

عورتوں کی بنسبت مردوں میں زیادہ ہوتا ہے اسباب:- یہ مرض اکثر موروثی ہوتا ہے۔گٹھیا کے برعکس ۳۵-۴۰ پینتیس۔چالیس سال کی عمر میں زیادہ ہوتا ہے ہے جبکہ گٹھیا ۵ سے ۲۰ سال کی عمر والوں میں زیادہ دیکھا جاتا ہے۔جوڑوں میں سوڈیم یوریٹ کا جمع ہوجانا، عیش وآرام کی زندگی گزارنا، سیسے کا زہر جسم میں پہنچنا اس کے اسباب ہوتے ہیں۔

علامات:- عام طور سے پاؤں کے انگوٹھے میں شدت کا درد ہوتا ہے۔جاڑے سے بخار چڑھتا ہے۔درد کی جگہ سرخ اور متورم ہوتی ہے۔کپڑے کے رگڑ اور چھونے سے سخت تکلیف ھوتی ھے۔جوڑوں میں گرہیں اور گٹھلیاں سی پڑ جاتی ہیں۔یونانی

علاج:- معجون سورنجان 10 گرام۔حب سورنجان چار عدد صبح وشام کھلائیں چالیس دن انشاءاللہ القدیر شفا ملے گی۔

اللہ عزوجل امت مسلمہ کو تمام مہلک بیماریوں سے اپنے حفظ وامان میں رکھے۔آمین

******

درس طب

عجز القلب Heart Failure

ازقلم:- ماہر امراض قلب حضرت علامہ حافظ وقاری حکیم حدیث القادری صاحب ڈائیریکٹر نور فارما اورنگ آباد
9525709059.

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حسب وعدہ علاج پیش خدمت ہے بنائیں اور دعاؤں میں یاد رکھیں۔

ان نسخوں کو کسی ماہر طبیب کے زیر نگرانی استعمال اور زود اثر بنا دیتا ہے لہذا طبیب کو موقع دیں

جوس برائے کولیسٹرول، سیب کا جوس ایک کپ، لہسن کا جوس ایک کپ، سرکہ ایک کپ، لیموں رس ایک کپ، ادرک کا رس ایک کپ، شہد ایک کپ، ---تمام جوس کو آپس میں حل کریں اور ہلکی آنچ پہ چڑھا دیں ایک جوش آنے کے بعد اسے اتار کر ٹھنڈا کرلیں بعدی شہد ملا لیں ، دس ایم ایل صبح نہار منھ اور دس ایم ایل شام خالی پیٹ استعمال کریں

حب انجائنا ئے سیری، اجوائن دیسی 25 گرام، رائی مصفی 25 گرام، زعفران 25 گرام، تریاں لہسن 125 گرام

آب لہسن 25 گرام،، تمام ادویات کا سفوف بنا کر کھرل مٰیں ڈال کر کھرل کریں یہاں تک کہ حبوب بنانے کے قابل ہوجائے بس چنے کے برابر حبوب تیار کریں، ایک گولی دن میں تین بار ہمراہ قہوہ اجوائن دیسی دیں

ورم قلب:-زنجبیل 5 تولہ، فلفل سیاہ 2.5، زیرہ سفید 5 تولہ، سورنجان شریں 5 تولہ؛ تمام ادویات کا باریک سفوف تیار کرلیں

مقدار خوراک، ایک ماشہ سے 3 ماشہ تک ہمراہ آب تازہ استعمال کریں

جوارش مفرح شاہی، مربہ آملہ 10 تولہ، مربہ سیب 5 تولہ، مربہ گاجر 5 تولہ، زرشک شریں 5 تولہ، کشنیز 2 تولہ، گل سرخ 2 تولہ، الائچی خرد 2 تولہ، صندل سفید 2 تولہ، طباشیر نقرہ 2 تولہ، شہد سہ چند۔۔۔

******

درس یاد بزرگاں

بزرگان دین کے وصال واعراس کی تاریخیں

من جانب:- حضرت مولانا قاری محمد سہیل اختر رضوی ارشدی مقیم حال خطیب وامام نوری جامع مسجد کا کرگھاٹی دربھنگہ (بہار)

*ماہ رجب المرجب کے اعراس وخاص تاریخیں

تاریخ	اسمائے بزرگاں	تاریخ	اسمائے بزرگاں
1	حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ	16	حضرت سیدنا محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف
2	حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ	18	مظہر شعیب الاولیاء صوفی محمد صدیق احمد علیہ الرحمہ
2	حضرت علامہ مفتی نقی علی خاں علیہ الرحمہ بریلی شریف	18	صدر العلماء حضرت علامہ تحسین رضا محدث بریلوی
3	حضرت مخدوم شاہ ابدالی علیہ الرحمہ بریلی شریف	20	ام المومنین حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا
3	حضرت مولانا تقدس علی خاں بریلی شریف	22	حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ
4	حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ	23	حضرت خواجہ ابوالرضا محمد اللہ بخش نیر چشتی چراغ ہوتوی پنجاب
4	حضرت سید مخدوم محمد لاہوری رحمۃ اللہ علیہ	25	حضرت مخدوم علاء الحق پنڈوی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ
5	حضرت سیدنا امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ اجمیر شریف	26	شب معراج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
6	سلطان الہند خواجہ غریب نواز رضی اللہ عنہ،	26	حضرت صوفی محمد عباس علیہ الرحمہ اودے پور
8	حضرت عبدالرب وشمس تبریز موسیٰ سہاگ رضی اللہ عنہم	27	حضرت سیدنا شیخ جنید بغدادی علیہ الرحمہ بغداد شریف
9	حضرت سید مختار اشرف کچھوچھہ شریف	28	حضرت علامہ امیر الدین جیلانی علیہ الرحمہ نوساری
10	حضرت سید احمد شہید چاند پالی بھدرک رحمۃ اللہ علیہ	28	وصال حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ
10	حضرت باقی باللہ علیہ الرحمہ	29	حضرت خواجہ محمد عبداللہ مجددی نقشبندی المعروف حضور پیر بارو کریم علیہ الرحمہ درگاہ پیر بارو شریف پنجاب پاکستان
11	قطب عالم شاہ ابوالحسین احمد نوری مارہرہ شریف		
11	شیخ المشائخ حضرت سیدنا اشرفی میاں کچھوچھہ شریف		
11	حضرت شاہ مخدوم محمد منعم علیہ الرحمہ		
12	حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ		
14	حضرت سید سالار مسعود غازی رضی اللہ عنہ بہرائچ		
15	حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ		

معراج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام

ازقلم:- ابوالمتبسِّم ایاز احمد عطاری

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سیرت اور آپ کی حیاتِ مبارک میں پیش آنے والے حیرت انگیز واقعات میں اللہ تعالی نے انسانوں کے لئے عبرت اور نصیحت کے بے شمار پہلو رکھے ہیں۔ سیرتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی چھوٹا بڑا واقعہ ایسا نہیں ہے جس میں رہتی دنیا تک کے لئے انسانوں کو پیغام نہ ملتا ہو۔ اللہ تعالی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین بنا کر مبعوث فرمایا اور آپ کی ذات کو انسانوں کے لئے نمونہ قرار دیا۔

جس کو دیکھ کر قیامت تک آنے والے لوگ اپنی زندگی کو سنوار سکتے ہیں۔ اور اپنے شب و روز کو سدھار سکتے ہیں۔ الجھنوں اور پریشانیوں کا حل تلاش کر سکتے ہیں۔ غرض یہ کہ سیرت کا کوئی واقعہ اور کوئی پہلو ایسا نہیں کہ جس میں مسلمانوں کے لئے بے شمار نصیحتیں نہ ہوں۔

چنانچہ سیرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حیرت انگیز واقعات میں سے ایک واقعہ* واقعۂ معراج* بھی ہے۔ جو تاریخ انسانی کا نہایت محیر العقول اور سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بے مثال معجزہ ہے۔ معجزات سیرتِ انبیاء کا بہت ہی نمایاں اور روشن باب ہیں۔ ان کی حقّانیت سے انکار کسی طرح بھی ممکن نہیں، قانونِ الٰہی ہے کہ اس نے جب بھی خَلق کی ہدایت کے لیے کسی نبی علیہ السلام کو بھیجا تو ساتھ ہی انہیں کوئی نہ کوئی معجزہ بھی عطا فرمایا۔

جسے دیکھ کر لوگوں کی عقلیں دنگ رہ جاتیں اور منکرین جان توڑ کوشش کے باوجود اس کی مثال لانے سے عاجز رہتے، جیسے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے مبارک عصا کا سانپ بننا اور حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا مردے زندہ کرنا وغیرہ۔ پھر جب ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ معجزات دیئے۔

بلکہ جو معجزے دیگر انبیاء علیہم الصلوٰۃ و السلام کو فرداً فرداً عطا ہوئے وہ سب اور ان سے بھی کہیں زائد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات عالی میں جمع کر دیئے۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے ان لا تعداد معجزات میں سے ایک بہت ہی منفرد، ممتاز اور نمایاں معجزہ معراج ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے تھوڑے سے حصے میں ساتوں آسمان، عرش و کرسی سے بھی اُوپر تشریف لے گئے۔ اور کائنات کی سرحدیں پار کر کے لامکاں کی سیر فرما کر واپس زمین پر جلوہ گر ہوئے۔ (فیضان معراج، ص 8)

جنت و جہنم کا مشاہدہ کروایا، نیکوں اور بدوں کے سزا و جزا کا معائنہ کروایا، نبیوں سے ملاقات ہوئی، ہر جگہ آپ کی عظمت و رفعت کا چرچہ کروایا، رحمتوں کی بارش فرمائی اور انعامات سے خوب نوازا اور امت کے لئے عظیم الشان تحفہ ''نماز'' کی شکل میں عطا کیا۔

اور قیامت تک کے لئے انسانوں کو اپنے معبود اور خالق سے رابطہ کرنے اور اپنے مالک سے راز و نیاز کرنے کا سلیقہ بخشا۔ اسلئے اے مسلمانو!! نماز کی پابندی کرو، کبھی بھی نماز قضاء مت کرو۔ اور پانچ وقت کی نماز مسجد کی پہلی صف میں جماعت کے ساتھ ادا کرو۔

واقعۂ معراج بے شمار سبق آموز پہلوؤں اور عبرت خیز واقعات کا مجموعہ ہے۔

(1) مروی ہے: معراج کی رات سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر کچھ ایسے لوگوں پر ہوا جن پر کچھ افراد مقرّر تھے۔ ان میں سے بعض افراد نے اُن لوگوں کے جبڑے کھول رکھے تھے اور بعض دوسرے افراد اُن کا گوشت کاٹتے اور خون کے ساتھ ہی اُن کے منہ میں دھکیل دیتے۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کیا: یہ لوگوں کی غیبتیں اور ان کی عیب جوئی کرنے والے ہیں۔ (فیضان معراج، ص82)

(2) ایک روایت میں ہے کہ جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جہنم میں دیکھا تو وہاں کچھ ایسے لوگ نظر آئے جو مردار کھا رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کیا: یہ وہ ہیں جو لوگوں کو گوشت کھاتے (یعنی غیبت) تھے۔ (فیضان معراج، ص82)

(3) ابو داؤد شریف میں ہے کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عبرت نشان ہے: میں شب معراج ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا جو اپنے چہروں اور سینوں کو تانبے کے ناخنوں سے نوچ رہے تھے۔ میں نے پوچھا: اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ کہا: یہ لوگوں کا گوشت کھاتے (یعنی غیبت کرتے) اور اُن کی عزت خراب کرتے تھے۔ (فیضان معراج، ص83)

اے مومنو!! غیبت کرنے سے بعض آجاؤ، کسی کی عزت کھیلنے سے بعض آجاؤ۔ قسم خدا کی جہنم کا عذاب برداشت نہیں کرسکو گے۔ آخر کیوں کسی کی عزت سے کھیلتے ہو؟ عزت اور ذلت دینا یہ تو میرے رب عزوجل کے دست قدرت میں ہے۔ آپ کی عزت اور ذلت سے سامنے والے کو کوئی فرق نہیں پڑتا۔

اس واقعۂ معراج کی روشنی میں ہمارے لئے موجودہ حالات میں بھی کئی ایک نصیحت آموز ہدایات ملتی ہیں۔ جس کے ذریعہ گردو پیش میں چھائے ہوئے تاریک ماحول اور ظلم وستم کی اندھیری کو ہم چراغ ایمان سے روشن کرسکتے ہیں۔ اور مایوسی و نا امیدی میں امید کی شمع روشن کرسکتے ہیں۔

******

معراج رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ازقلم :-حضرت علامہ مفتی محمد طاہر کلیم فیضی بستوی قادری چشتی رضوی برکاتی صابری سراجی جانشین نسیم ملت خلیفہ ضیغم اہلسنت وارشد ملت وسر براہ اعلیٰ مدرسہ انوارالاسلام سکندر قصبہ سکندر پور ضلع بستی یوپی،

نحمدہ ونصلی علی حبیبہ الکریم
فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم
بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی، (پارہ 15 رکوع 1)(ترجمہ)
''پاک ہے وہ ذات جو لے گئی اپنے بندے کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک''

ان کی معراج ہے کہ عرش بریں تک پہنچے،
میری معراج کہ میں ان کی گلی تک پہنچا،

''معراج'' کا معنی ہے عروج، بلندی، یعنی زمین کی پستیوں سے اٹھکر میرے آقا جگ کے داتا حضور پرنور سید عالم نور مجسم فخر آدام وبنی آدم رحمۃ اللعالمین سراج السالکین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رجب المرجب کی ستائیسویں شب کو حضرت ام ہانی کے گھر سے راتوں رات سفر معراج پر تشریف لے گئے اور رات کے تھوڑے سے حصے میں گئے اور آئے بھی،
اعلیحضرت مجدد دین وملت امام اہلسنت سرکار احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں کہ،

وہ سرور کشور رسالت جو عرش پہ جلوہ گر ہوئے تھے،
نئے نرالے طرب کے ساماں عرب کے مہمان کے لئے تھے،

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سفر معراج کا تذکرہ قرآن مقدس کے پندرہواں پارہ سورہ بنی اسرائیل اور ستائیسویں پارہ سورہ نجم میں موجود ہے،

غلط فہمی کا ازالہ

بعض وہابیہ ودیابنہ کہتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معراج، معراج روحانی یعنی عالم خواب میں ہوئی تھی، جب کہ قرآن مجید سے معراج جسمانی کا ہونا بالکل صاف اور واضح ہے

معراج! حضور کی خصوصیات میں سے ہے اور یہ ہمارے حضور فخر المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیت اور شان انفرادیت ہے، حضور کے سوا کسی بھی نبی ورسول کو یہ اعزاز وشرف نہیں حاصل ہوا، خداوندقدوس نے اپنے محبوب رسول کو اپنے قرب خاص میں بلا کر سارے اولیں وآخریں سے ممتاز فرمایا اور آپ سے کیسی کیسی راز ونیاز کی باتیں فرمائی یہ کسی کو معلوم نہ ہوسکا،
معراج میں ہی خدائے تعالیٰ نے اپنے محبوب کے امتی غلاموں کو ''نماز'' کا عظیم الشان تحفہ دیا، اور نماز ہی کی فضیلت میں سرکار نے فرمایا'' الصلوۃ معراج المومنین،، یعنی نماز مومنو کی معراج ہے، تاریخ انسانی گواہ ہے کہ ایسا گراں قدر تحفہ کسی بھی امت کو نہیں ملا ہے، لیکن مسلمان، اس کی قدر وقیمت اور اہمیت کو نہیں سمجھ رہا ہے، اسی لئے تقریباً نوے

فیصد مسلمان اس پر عمل پیرا نہیں ہیں، حالانکہ یہ تو حضور کا صدقہ ہے کہ ”اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کے غلاموں کو بھی معراج کی برکتوں سے محروم نہیں فرمایا، عرش اعظم! پچاس ہزار برس راستے کی مسافت سے بھی زیادہ بلندی پر واقع ہے، جہاں پہنچنے کے لئے بظاہر کوئی ذریعہ نہیں ہے، اگر کوئی جانے کی کوشش کرے بھی تو نہیں جا سکتا ہے، مگر یہ تو ہمارے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان مبارکہ ہے کہ ایسے گئے اور آئے کہ:

ے زنجیر بھی ہلتی رہی بستر بھی رہا گرم

اتنے میں سر عرش گئے آئے محمد ﷺ

اور یہی نہیں کہ صرف آنا جانا ہوا بلکہ ”مکہ مکرمہ“ سے بیت المقدس جہاں تمام نبیوں اور رسولوں کی امامت فرمائی پھر وہاں سے پہلے آسمان پھر دوسرے، تیسرے اور ساتوں آسمانوں پر انبیاء و مرسلین سے ملاقاتیں کرتے ہوئے ”سدرۃ المنتہی“ جہاں سید الملائکہ حضرت سیدنا جبریل امین علیہ السلام رہتے ہیں، وہیں حضرت جبریل علیہ السلام نے عاجزی ظاہر کی یا رسول اللہ ! ﷺ اب یہاں سے میں ایک بال برابر بھی آگے نہیں بڑھ سکتا کیونکہ میری طاقت وقوت جواب دے رہی ہے اگر یہاں سے ایک بال برابر بھی آگے بڑھتا ہوں تو میرے بال و پر جل کر خاکستر ہو جائیں گے۔:

لیکن حضور آگے بڑھے اور ”جناح ملائکہ“ رفرف، نور کی سیڑھی کے ذریعہ خدا کے حضور میں پہنچ گئے۔ قرب خداوندی میں کتنی دیر رہے یہ کسی کو نہیں معلوم، حضور ﷺ نے جنت و دوزخ کی سیر بھی فرمائی کتنا وقت لگا یہ نہیں معلوم، پھر واپس تشریف لائے، ے

بارگاہ کبریا میں جاکے لوٹے آن میں

نجدی کیا سمجھے گا تو رفعت رسول اللہ کی

کہاں کہاں حضور رات کے تھوڑے سے حصے میں تشریف لے گئے اور آئے، یہ ہے کمال قوت محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، جسے ان کے رب نے عطا فرمائی ہے، ے رب سے ملنے عرش پر تو بندہ ءقادر گیا،

یہ ارفع و اعلیٰ مقام ہمارے حضور کا ہے،

لفظ معراج:۔معراج میں ہی معراج کی باتیں اور واقعات سمٹے ہوئے ہیں جسے گہرائی و گیرائی سے دیکھیں تو عقدہ کھلتا ہوا نظر آئے گا، اسی لئے رجب المرجب کا مہینہ بہت سے فضائل و برکات کمال و خوبی کا سرچشمہ ہے، اسی سبب سے اہل سنت اس ماہ مبارک کو قدر و عزت کی نظر سے دیکھتے ہیں، اور اس کا احترام کرتے ہیں، میرے حضور کی شان بلندی دیکھنے کے لئے کسی شخص کا تصور بھی عاجز ہے، یعنی کوئی وہم و گمان بھی نہیں کر سکتا ہے، بڑے بڑے صاحبان علم و فضل اس سلسلے میں ناکام رہے ہیں، بس یہ سمجھئے کہ،:

صفت پوچھو محمد سے خدا کی

خدا سے پوچھئے شان محمد

****

نماز شب معراج

ازقلم: حضرت مفتی محمد محبوب رضا صمدانی ارشدی رضوی القادری؛ بسفی، مدھوبنی، بہار

یہ ماہ رجب کی ستائیسویں رات ہے۔ جس رات حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تبارک وتعالی سے وہ نزدیکی حاصل ہوئی جو کسی بھی نبی ورسول اور فرشتوں کو نہیں ہوئی۔ اللہ تعالی نے اپنے محبوب حضور پرنور ﷺ کو بہت ہی عزت واحترام کے ساتھ اپنی بارگاہ میں بلایا، اپنی بڑی بڑی نشانیوں کو دکھلایا، اپنا دیدار کرایا اور بات چیت کرنے کا موقع دیا۔ اسی مبارک موقع پر اللہ تعالی نے حضور سید الانبیاء صلی اللہ تعالی علیہ وعلیہم وآلہ وسلم کی پیاری امت کو نماز جیسی پاکیزہ عبادت کا تحفہ دیا جس کو "معراج المؤمنین" کہا گیا۔ گویا رجب کی ستائیسویں رات پیارے مصطفے ﷺ اور آپ کی پیاری امت دونوں کیلئے معراج کی رات ہے۔ اس رات میں شب بیداری کرنی چاہیے اور پوری رات کو نماز وتلاوت اور ذکر ودرود پاک میں گزار دینی چاہیے اور ستائیسویں تاریخ کے دن میں روزہ رکھنا چاہیے۔

"درۃ الناصحین'' میں ایک حدیث حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کہ جنت میں ایک نہر ہے جس کا نام رجب ہے جس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے جب کوئی مومن بندہ ماہ رجب کا روزہ رکھے گا تو اسے اس نہر کے پانی سے سیراب کیا جائے گا۔ بہتر یہ ہے کہ ماہ رجب کی چھبیس اور ستائیس کو روزہ رکھے اور ان دونوں کی درمیانی رات میں بارہ رکعتیں نوافل (شب معراج کی نماز) ادا کرے جس کی طرف حدیثوں میں رغبت دلائی گئی ہے۔ "احیاء العلوم" میں ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ رجب کی ستائیسویں رات میں عبادت کرنے والوں کو سو سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔

شب معراج کی نماز کا طریقہ: یہ نماز دو، دو نفل کی نیت سے بارہ رکعتیں پڑھی جاتی ہیں۔ ان بارہ رکعتوں میں کسی خاص سورۃ کا پڑھنا مقرر نہیں جو سورہ وآیت چاہے سورۂ فاتحہ کے بعد ملائے۔ البتہ بارہ رکعتیں پڑھ لینے کے بعد سو مرتبہ یہ تسبیح پڑھے۔ *سبحانَ اللہِ وَالحمدُ لِلّٰہِ ولا الہ اِلّا اللہ واللہ اکبر* ۔ پھر سو مرتبہ *اَستَغفِرُ اللہ* اور سو مرتبہ درود شریف (جو یاد ہو) اور بہتر وہ درود شریف ہے جو نماز میں پڑھا جاتا ہے۔ اس کے بعد جو جائز اور نیک دعا چاہے کرے انشاء اللہ تعالی قبول ہوگی۔

نماز شب معراج کی نیت: نویت ان اصلی للہ تعالی رَکعَتَیِ صلوۃَ لَیلَۃِ الاَسری متوَجِّھًا اِلی جِھَۃِ الکَعبَۃِ الشَّرِیفَۃِ۔ (اللہ اکبر)

ترجمہ: نیت کی میں نے دو رکعت نماز شب معراج کی واسطے اللہ تعالی منہ میرا کعبہ شریف کی طرف۔ (اللہ اکبر)

سیرت خواجہ غریب نواز

از:-حضرت علامہ مفتی امین صدیقی رضوی مرادابادی یوپی الہند

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ اشرف الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

امابعد

فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الا ان اولیاء اللہ لاخوف علیھم ولاھم یحزنون

ہندوستان صوفی سنتوں کا ملک ہے۔اسی لیے برسوں سے یہاں روحانیت کا بول بالا رہا ہے۔اس بات سے انکار بھی نہیں کہ مرور زمانہ کے ساتھ ساتھ ان صوفیائے کرام کو مادی طاقتوں سے کڑا مقابلہ بھی کرنا پڑا۔ان اخوت ومحبت کا درس دینے والے دیوانوں کو ظالموں کے ظلم کا نشانہ بھی بننا پڑا۔مگر ہمیشہ ان امن کے سفیروں نے بھائی چارہ اور محبت کو فروغ دیا۔ایک انسان کو دوسرے انسان سے مل کر رہنے کی تعلیم دی۔خدمت خلق کو اپنی پوری زندگی کا نصب العین بنالیا۔بلاتفریق مذہب وملت سماج کے ہر فرد کی خبرگیری کی اور ان کے ٹوٹے ہوئے دلوں کو جوڑنے کا کام کیا۔انہیں صوفیائے کرام کی جماعت میں ایک نمایاں نام سلطان الہند،عطائے رسول حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری سنجری رحمۃ اللہ علیہ کا آتا ہے۔جن کے دم قدم سے نہ صرف یہ کہ ہندوستان میں اسلام کی بہاریں آئی اور شجر اسلام کو ہریالی ملی بلکہ یہاں کے لوگوں کو زندگی جینے کا سلیقہ بھی میسر آیا۔

ولادت باسعادت:-حضرت خواجہ غریب نواز قدس سرہ ایران کے صوبہ سجستان میں واقع ایک گاؤں سنجر میں 1143ء میں پیدا ہوئے۔آپ کا گھرانہ نہایت دیندار اور پرہیز گار تھا۔آپ کے والد ماجد کا نام حضرت سید غیاث الدین ہے۔آپ والد کی جانب سے حسینی جب کہ والدہ محترمہ کی طرف سے حسنی سید ہیں۔آپ پندرہ ہی سال کے تھے تبھی آپ کے والد کا انتقال ہوگیا اور اس کے دو سال کے بعد ماں کا بھی سایہ عاطفت سر سے اٹھ گیا وراثت میں ایک باغ اور ایک پن چکی ملی آپ نے اسی کو ذریعہ معاش بنالیا اور خود ہی باغ کی نگہبانی کرتے اور درختوں کی آبیاری فرماتے۔(مراۃ الاسرار،ص،593)

حصول علم دین:-آپ نے پندرہ سال کی عمر میں حصول علم کے لیے سفر کا آغاز کیا اور سمرقند میں حضر مولانا سیدنا شرف الدین علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر باقاعدہ علم دین کا آغاز کیا پہلے قرآن پاک حفظ کیا بعدازاں انہیں سے دیگر علوم حاصل کیے مگر علم دین سیکھنے کا ذوق بڑھتا گیا علم دین کی پیاس بجھانے کے لیے بخارا کا سفر کیا اور شہرہ آفاق عالم مولانا حسام الدین بخاری علیہ الرحمہ کے سامنے زانوے تلمذ تہ کیا اور پھر انہی کی شفقتوں کے سائے میں تمام علوم دینی کی تکمیل کر لی پھر تقریبا پانچ سال حصول علم کے لیے سمرقند وبخارا میں قیام فرمایا اس عرصے میں علوم ظاہری کی تکمیل تو ہوچکی تھی مگر جس تڑپ کی وجہ سے گھر کو خیر باد کہا

تھا اس کی تسکین ابھی باقی تھی۔ چنانچہ کسی ایسے طبیب حاذق کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے جو درد دل کی دوا کر سکے اسی تلاش میں بخارا سے حجاز کا رخت سفر باندھا راستے میں جب نیشاپور کے نواحی علاقے سے گزر ہوا اور مرد قلندر قطب وقت سیدنا خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ کا شہرہ سنا تو فوراً حاضر خدمت ہوے اور شرف بیعت حاصل کر سلسلہ چشتیہ میں داخل ہو گئے۔ (مراۃ الاسرار صفحہ 594 مخلصا)

عرصہ دراز تک مرشد کامل کی خدمت میں رہ کر آپ تمام باطنی فیوض وکمالات سے فیضیاب ہوئے :- آپ خود فرماتے ہیں کہ میرے پیرومرشد نے مجھے ایسی کمال نعمت عطا فرمائی جس کی کوئی انتہا نہیں !ایک بار حج کے موقع پر سیدنا خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر دعا فرمائی اے مولی میرے معین الدین کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما غیب سے آواز آئی معین الدین ہمارا دوست ہے ہم نے اسے قبول کیا (اقتباس الانوار صفحہ 449)

مدینہ شریف کی حاضری کے موقع پر بارگاہ رسالت مآب ﷺ سے آپ کو ولایت ہند عطا ہوئی حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اے معین الدین ہندوستان جا تو ہمارے دین کا معین ہے ہندوستان میں تیرے وجود سے بے دینی دور ہوگا اور دین کا چراغ روشن ہوگا (اقتباس الانوار)

آپ ہند کے لیے روانہ ہوئے اور سمرقند و بخارا، نیشاپور، تبریز، اصفہان، سبزوار، خراسان، خرقان، غزنی وغیرہ ہوتے ہوئے ہند کے شہر اجمیر شریف پہنچے اس شہر میں سینکڑوں اولیا اللہ سے آپ نے ملاقات کی مثلاً شیخ ابوسعید تبریزی رحمۃ اللہ علیہ شیخ محمود اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ اور خرقان میں شیخ ابوسعید ابوالخیر وخواجہ ابوالحسن فاروقی قدس سرہ النورانی کے مزارات پر حاضری دی استرآباد میں شیخ ناصر الدین علیہ الرحمہ وہرات میں امام عبداللہ انصاری علیہ الرحمہ کے مزارات پر حاضری دی، اسی سفر میں آپ نے داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر حاضری دی اور مراقبہ بھی گیا اور داتا صاحب کا خصوصی فیض حاصل کیا (مراۃ الاسرار، ص, 598)

آپ نے کئی کتابیں بھی تصنیف فرمائیں :- مثلا انیس الارواح، کشف الاسرار، گنج الاسرار وغیرہ

آپ سرزمینِ ہند تشریف لائے اور اجمیر شریف (راجستھان) کو اپنا مُستَقِل مسکن بناتے ہوئے دینِ اسلام کی تَرْوِیج واِشاعَت کا آغاز فرمایا۔

سرکار خواجہ غریب نواز کی دینی خدمات میں سب سے اَہَم کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے اپنے اَخْلاق، کردار اور گُفتار سے اس خطّے میں اسلام کا بول بالا فرمایا۔

لاکھوں لوگ آپ کی نگاہِ فیض سے متاثّر ہو کر کفر کی اندھیریوں سے نکل کر اسلام کے نور میں داخل ہو گئے، یہاں تک کہ جادوگر سادھو رام، سادواَجے پال اور حاکم سبزوار جیسے ظالم وسَرکَش بھی آپ کے حلقہ ارادت (مریدوں) میں شامل ہو گئے۔ (معین الہند حضرت خواجہ معین الدین اجمیری، ص 56 ملخصا)

ہند میں سرکار خواجہ غریب نواز:- آپ کی آمد ایک زبردست اسلامی، روحانی اور سماجی انقلاب کا پیش خیمہ ثابت ہوئی۔
خواجہ غریب نواز ہی کے طفیل ہند میں سلسلہ چشتیہ کا آغاز ہوا (تاریخ مشائخ چشت، ص، 156)
آپ نے اصلاح وتبلیغ کے ذریعے تلامذہ وخلفا کی ایسی جماعت تیار کی جس نے برعظیم (پاک وہند) کے کونے کونے میں خدمتِ دین کا عظیم فریضہ سَرانجام دیا۔
دہلی میں آپ کے خلیفہ حضرت شیخ قطب الدین بختیار کاکی علیہ رحمۃ اللہ الباقی نے اور ناگور میں قاضی حمید الدین ناگوری نے خدمتِ دین کے فرائض سرانجام دئے۔(تاریخ مشائخ چشت، ص139 تا142 ملخصا)
سرکار غریب نواز کے اس مشن کو عُرُوج تک پہنچانے میں آپ کے خلفا کے خلفا نے بھی بھرپور حصّہ لیا حضرت بابا فرید گنج شکر نے پاکپتن کو، شیخ جمال الدین ہانسوی نے ہانسی کو اور شیخ نظام الدین اولیاء نے دہلی کو مرکز بنا کر اصلاح وتبلیغ کی خدمت سَرانجام دی (تاریخ مشائخ چشت، ص147 تا156 ملخصا)
سرکار خواجہ غریب نواز نے تحریر وتصنیف کے ذریعے بھی اشاعتِ دین اور مخلوق خدا کی اصلاح کا فریضہ سرانجام دیا۔
آپ کی تصانیف میں انیس الاَرْواح، کشف الاَسرار، گنجُ الاَسرار اور دیوان معین کا تذکرہ ملتا ہے۔(معین الہند حضرت خواجہ معین الدین اجمیری ص103 ملخصا)
سرکار غریب نواز نے تقریبا45 سال سرزمینِ ہند پر دین اسلام کی خدمت سَرانجام دی اور ہند کے ظُلمت کدے میں اسلام کا اُجالا پھیلایا۔

آپ سے بہت سی کرامات کا ظہور بھی ہوا :- چند واقعات پیش کیے جاتے ہیں
ایک بار اجمیر شریف کے حاکم نے کسی بے گناہ شخص کو سولی پر لٹکا دیا اور اس کی ماں کو کہلا بھیجا اپنے بیٹے کی لاش لے جائے دکھیاری ماں غم سے نڈھال ہو کر آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی میرا ایک ہی بیٹا تھا جسے بادشاہ نے بے قصور سولی پر لٹکا دیا یہ سن کر آپ جلال میں آگئے اور فرمایا مجھے اس لاش کے پاس لے چلو جونہی آپ لاش کے قریب پہنچے لاش کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا اے مقتول اگر بادشاہ نے تجھے بے قصور سولی دی ہے تو اللہ کے حکم سے اٹھ جا لاش میں فوراً حرکت پیدا ہوئی اور وہ لڑکا زندہ ہو کر کھڑا ہو گیا
حضور خواجہ بختیار کاکی علیہ الرحمہ ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں ایک مرتبہ آپ اپنے ایک مرید کے جنازے میں تشریف لے گئے نماز جنازہ پڑھا کر آپ نے اپنے دست اقدس سے قبر میں اتارا تدفین کے بعد سب لوگ ایک ایک کر کے چلے گئے مگر آپ قبر کے پاس تشریف فرما رہے اچانک آپ غمگین ہو گئے کچھ دیر کے بعد آپ کی زبان پر الحمد للہ رب العالمین جاری ہوا اور آپ مطمئن ہو گئے۔ میرے استفسار پر ارشاد فرمایا اس کے پاس عذاب کے فرشتے آگئے تھے جس کی وجہ سے میں پریشان ہو گیا تھا اتنے میں میرے مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے اور آپ نے فرمایا یہ میرے معین

الدین کا مرید ہے اسے چھوڑ دو فرشتوں نے کہا یہ شخص بہت گنہگار ہے اتنے میں غیب سے آواز آئی ہم نے عثمان ہارونی کے صدقے معین الدین کے مرید کو بخش دیا

آپ کا کوئی مرید حج کعبہ کے لیے حاضر ہوتا تو دیکھتا آپ طواف کعبہ میں مشغول ہیں ادھر اہل خانہ یہ سمجھتے کہ آپ اپنے حجرے میں تشریف فرما ہیں ایک دن یہ راز کھل ہی گیا کہ آپ بیت اللہ شریف حاضر ہو کر ساری رات طواف میں مشغول رہتے اور پھر با جماعت نماز فجر اجمیر شریف میں ادا کرتے۔ (اقتباس الانوار،ص,373)

آپ کے آستانہ مبارک پر بے شمار لنگر کا اہتمام ہوتا شہر بھر سے غربا و مساکین لنگر کھانے آتے اور سیر ہو کر کھاتے خادم جب اخراجات کے لیے آپ کی بارگاہ میں دست بستہ عرض کرتا تو آپ مصلے کا کونا اٹھا دیتے اس کے نیچے خزانہ ہی خزانہ نظر آتا خادم حسب ضرورت لے لیتا۔ (اقتباس الانوار 373)

وصال مبارک:- آپ کے وصال کی شب بعض بزرگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا میرے دین کا معین سنجری آرہا ہے میں اپنے معین کے استقبال کے لیے آیا ہوں چنانچہ ٦ رجب المرجب بروز پیر محبین انتظار میں تھے کہ پیرو مرشد آکر نماز فجر پڑھائیں گے مگر ان کا انتظار بے سود تھا کچھ دیر بعد جب حجرے کا دروازہ کھولا گیا تو غم کا سمندر امنڈ پڑا آپ وصال فرما چکے تھے دیکھنے والوں نے یہ روحانی منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا آپ کی پیشانی پر لکھا ہوا تھا حبیب اللہ مات فی حب اللہ (اقتباس الانوار)

آپ کا مزار مقدس اجمیر شریف میں واقع ہے ٦ رجب المرجب کو آپ کا عرس شریف بڑی دھوم دھام سے منایا جاتا ہے جس میں لاکھوں عقیدت مند شرکت کرتے ہیں اور آپ کے فیضان سے فیضیاب ہوتے ہیں۔

******

حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غریب نوازی

تحریر: حضرت علامہ خلیل احمد فیضانی جودھپوری

جس ہستی کو ایک عالم غریب نواز کے لقب سے ہی جانتا و مانتا ہو اس داتا کی غریب نوازی کا بھلا اندازہ کوئی کیا لگا سکتا ہے؟
آپ کی غریب نوازی کے قصے بچپن سے ہی معروف و مشہور تھے آپ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ معین الدین کی عمر مشکل سے چودہ ,پندرہ برس کی تھی کہ آپ محلے کے غریب و یتیم بچوں کو گھر بلالاتے اور انہیں اپنے ساتھ بٹھا کر کھانا کھلاتے خدمت خلق کے تئیں بچپنے سے ہی یہ ذوق وشوق غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزاج بتلاتی ہے کہ واقعی بچپن سے ہی آپ کے اندر، غریب نوازی کا یہ جذبہ موجود تھا۔ غریبوں کی دیکھ بھالی، یتیموں کی پرسان حالی و مظلوموں کی فریادرسی جیسے اوصاف آپ کی سرشت میں داخل تھے، جب بھی کسی مظلوم کو دیکھتے تو بلا تامل اس کی حمایت میں کھڑے ہو جاتے، نہ کسی لومۂ لائم کی پرواہ کرتے اور نہ ہی کسی ظالم و جابر کو خاطر میں لاتے آپ کی سیرت میں ملتا ہے کہ آپ ایک مرتبہ ایک مظلوم کسان کو اس کا حق دلانے کے لیے اجمیر شریف سے دہلی تشریف لے گئے حالاں کہ آپ اگر بادشاہ کو صرف خط ہی لکھ دیتے تو کسان کا کام بن جاتا مگر ایک غریب کی تالیف قلب کے لیے آپ نے اتنے طویل سفر کی مشقتوں کو برداشت کیا اور اس کا حق دلوایا۔

صوفیائے کرام کے اسی طرح کے ہی حسن خلق و خدمت خلق نے لوگوں کے دلوں کی دنیا بدل ڈالی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کثیر تعداد میں خلق خدا ان بزرگوں کے ہاتھوں پر مشرف بہ اسلام ہوئی۔ خدمت خلق کا مفہوم بہت وسیع ہے، اس لیے اس میں ہر نوعیت کی خدمت داخل ہے، غریب کی مدد کرنا، یتیم کی دیکھ بھال کرنا، مظلوم کو ظالم سے چھٹکارا دلوانا، کمزور کا سہارا بننا یہ سب چیزیں خدمت خلق کے دائرے میں آتی ہیں۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اندر خدمت خلق کا جذبہ اس قدر پایا جاتا تھا کہ اغیار بھی آپ سے مدد کی توقعات وابستہ کیے رہتے جیسا کہ آپ ہی کا قول ہے کہ ’’عاجزوں کی فریادرسی، حاجت مندوں کی حاجت روائی اور بھوکوں کو کھانا کھلانا، اس سے بڑھ کر کوئی نیک کام نہیں‘‘۔ (دلیل العارفین)

خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے اس قول کا عملی نمونہ تھے، آپ ہمیشہ اس پیغام پر عامل رہے اور آپ کے محبین و معتقدین نے بھی اس مبارک قول کو حرز جاں بنایا، آپ فرمایا کرتے تھے کہ قیامت کے دن حق تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا کہ دوزخ کو سلگاؤ جب وہ سلگانا شروع کر دیں گے تو دوزخ ایک ایسا سانس لے گا جس سے تمام میدان محشر غبار آلود اور دھواں دھار ہو جائے گا، لوگوں کا دم گھٹنے لگے گا اور سخت مصیبت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ جو شخص اس روز کی مصیبت سے محفوظ رہنا چاہے وہ خدا کی ایسی بندگی بجالائے جو اس کے نزدیک تمام طاعتوں سے بہتر و افضل ہو حاضرین نے دریافت کیا کہ حضرت! وہ کون سی طاعت ہے فرمایا مظلوموں اور عاجزوں کی فریاد فریاد کو پوچھنا ضعیفوں اور بیچاروں کی حاجت روائی کرنا۔ بھوکوں کا پیٹ بھرنا اور فرماتے تھے جس شخص میں یہ تین خصلتیں جمع ہوجا ئیں گی تو یوں سمجھنا چاہیے کہ حقیقت میں خدا اسے دوست رکھتا ہے۔ ایک دریا جیسی سخاوت دوسرے آفتاب کی سی شفقت تیسرے زمین کی مانند تواضع۔ (سیر الاولیاء، ص: ۱۰۳)

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی ساری زندگی اسی قول کے مطابق گزاری کہ جہاں یتیم نظر آیا اس کی مدد کی, جہاں مظلوم روتا ہوا دکھا اس کی حمایت میں کھڑے ہو گئے جہاں کوئی غریب سسکتا دکھائی دیا تو اس کو اپنی عطاؤں سے نواز دیا یہی وجہ ہیکہ آج ایک عالم آپ کو غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لقب سے جانتا و مانتا ہے۔ ******

ہمارے خواجہ کے اخلاق وعادات اور پاکیزہ سیرت

تحریر! حضرت مولانا محمد شاہد رضا قادری منظری ارشدی اسلامپور اتر دیناجپور مغربی بنگال (ہند)

احبابِ اہلسنت! ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ محبوب خدا رسول اللہ ﷺ کے اخلاق حسنہ کے نورانی پرتو اور شاہکار نمونہ تھے اور رسول رحمت عالم ﷺ کے صبر و تحمل اور حلم و بردباری کے عکس جمیل تھے اور اپنے نانا جان مشفق ومہربان نبی ﷺ کے عفو ودرگزر اور غریب پروری وبیکس نوازی اور گرے پڑوں کے ساتھ شفقت ومحبت اور غریب نوازی کی ہو بہو تصویر تھے۔ اللہ تعالیٰ کے بے حساب احسان وکرم اور رسول ﷺ کی عطاء سے، عطائے رسول ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدائشی غریب نواز تھے۔

ہمارے پیارے خواجہ پیدائشی غریب نواز: ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گھر غریبوں اور بیکس وبے سہارا لوگوں کے لیے دارالامان اور دارالقرار تھا۔ ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیدائش کے بعد ایام شیرخواری ہی میں شانِ غریب نوازی کا ظہور ہونے لگا تھا۔۔

ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ ہمارے پیارے خواجہ ہند کے راجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی ماں کے گود میں والدہ ماجدہ کی چھاتی سے دودھ نوش فرما رہے تھے۔ کہ ایک غریب عورت غربت وافلاس کے دردوغم کی دوا کے لیے آپ کی والدہ طیبہ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس غریب خاتون کی گود میں ایک شیرخوار بچہ تھا۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد وہ بچہ بھوک سے نڈھال ہوکر رونے لگا۔ والدہ ماجدہ حضرت ماہ نور رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان غریب خاتون سے ارشاد فرمای:

اے بہن! تمہارا بچہ بہت ہی بھوکا ھے اور بھوک ہی کیوجہ سے رو رہا ہے۔ اپنے بچے کو دودھ پیلا دو! اس بیکس ولاچار عورت کی پلکیں نمناک ہوگئیں اور اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کی برسات ہونے لگی اپنے آنچل سے آنسوؤں کو پوچھتے ہوئے عرض گزار ہوئی، اے سیدہ ماہِ نور کتنے دن ہو چکے ہیں کہ آناج کا دانہ حلق تک نیچے نہیں اترا، میں فاقہ کے ساتھ وقت گزار رہی ہوں، بھوک سے پریشان ہوں جس کیوجہ سے میری چھاتیوں کا دودھ خشک ہوگیا ھے یہی وجہ ھے کہ بچہ بھوک سے رو رہا ھے۔ آغوشِ مادر میں ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دردوغم کے سارے مناظر کو دیکھا اور ساری باتوں کو سنا۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا منہ ماں کی چھاتی سے ہٹالیا اور ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی پیاری پیاری چھوٹی چھوٹی انگلی مبارک سے غریب عورت کے روتے ہوئے بچے کی طرف اشارہ فرمایا۔ اس اشارہ کو والدہ ماجدہ سمجھ گئیں کہ میرا پیارا بیٹا معین الدین حسن کہہ رہا ھے کہ ایک چھاتی کا دودھ میں پی رہا ہوں اور دوسری چھاتی کا دودھ اس غریب بچہ کو پیلا دو۔ والدہ طیبہ نے اس غریب بچہ کو اپنی گود لیا اور دودھ پیلانے لگیں۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کیفیت ومنظر کو دیکھکر بہت خوش ہورہے تھے اور فرطِ مسرت سے ہنستے تھے۔

* (بحوالہ سیرتِ خواجہ غریب نواز، ص،، ۱۷، اور ھند کے مرشدِ اعظم، ص، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱،) *

اسی لیے ھمارے علمائے اہلسنت کہتے ہیں کہ ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدائشی غریب نواز

تھے۔حضور محدث اعظم ھند علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ھیں ۔

نہ مجھ سا کوئی گدا ہے، نہ تم سا کوئی کریم
نہ در سے اٹھوں گا بے کچھ لیے غریب نواز

تمہاری ذات سے میرا بڑا تعلق ھے
کہ میں غریب بڑا، تم بڑے غریب نواز

اور استاذ زمن مولانا حسن رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ھیں ۔

خواجۂ ھند وہ دربار ہے اعلیٰ تیرا
کبھی محروم نہیں مانگنے والا تیرا

ھمارے خواجہ بچپن ھی سے غریب نواز:- ھند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ بچپن کے زمانے میں ھم عمر چھوٹے چھوٹے بچوں کو اپنے گھر بلاتے اور ان بچوں کو کھانا کھلاتے اسی لیے ھمارے علمائے اہلسنت کہتے ھیں کہ ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ بچپن ہی سے غریب نواز تھے۔

اور حضور سید عبد الحق قادری چشتی علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ھیں ۔

میں تنگ ہوں، دامن بھی تنگ ھے میرا
عطاء ھے آپ کی بے انتہا غریب نواز

معین الھند میں مظلوم اور بے کس کا
ھے اور کون تمہارے سوا غریب نواز

دوسرا واقعہ:- ھند کے ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد طفلی کا ایک نورانی واقعہ ھے کہ عید کا دن تھا، ہر طرف مسرتوں کی چہل پہل تھی، ساری فضا رنگا رنگ پھولوں کی خوشبو سے مہک اٹھتی تھی، آبادی کی ہر طرف سے مسلمانوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر عیدگاہ کیطرف بڑھ رہا تھا بیش قیمت پیراہن میں ملبوس ہمارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اپنے گھر والوں کے لیے ہمراہ عیدگاہ کے لیے روانہ ہوئے اثنائے راہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک نظر نابینا اندھے لڑکے پر پڑی، جو رہگزر کے قریب پھٹے پورانے لباس میں، اداس غمگین کھڑا تھا اس کا اترا ہوا چہرہ پھٹا لباس، غربت زدہ حال اور اس کے بے چارگی دیکھکر ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دل بھر آیا، اسی وقت اپنے نئے کپڑے اتار کر اس غریب نابینا بچے کو پہنا دیا اور اسے اپنے ہمراہ عیدگاہ لے گئے (بحوالہ سوانح غوث و خواجہ ص،۴۳، اور ھند کے مرشدِ اعظم،ص،۱۰۱،)

اے ایمان والو! چلو اجمیر چلیں! ہر درد و غم کی دوا اور علاج اجمیر میں ھے، ہر بے کس و مجبور کا آسرا اور سہارا اجمیر میں ھے، ہر بھوکے اور پیاسے کا غم خوار و غمگسار اجمیر میں ھے، ہر دکھیارے اور وقت کے ستائے کی آہ و فریاد سننے والا اجمیر میں ھے، ہر مسکین و غریب کا مسکین پرور اور غریب نواز اجمیر میں ھے۔ ******

تصانیف اعلیٰ حضرت میں خواجہِ ہند کے دلنشین تذکرے

تحریر:-حضرت علامہ نازش رضا مدنی مرادآبادی

مبغضین اعلیٰ حضرت کی طرف سے یہ اشکال ایک زمانہ سے متواتر چلا آ رہا ہے کہ امام اہلسنت سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قدس سرہ نے سرکار سلطان الہند خواجہ غریب نواز علیہ الرحمہ کی شان میں نا کوئی قصیدہ ومنقبت لکھا ہے نا کسی تحریر میں کوئی تذکرہ موجود ہے جبکہ ایسا بالکل نہیں ہے آپ ذرا سیدی اعلیٰ حضرت کے کتب ورسائل کا مطالعہ کریں گے تو یہ بات کھلے طور پر ظاہر ہوجائے گی کہ آپ علیہ الرحمہ نے نہ صرف خواجہ غریب نواز قدس سرہ کا ذکر خیر کیا ہے بلکہ معاندین چشت کا ردبلیغ کیا ہے

چنانچہ امام اہلسنت اعلی حضرت، سرکار غریب نواز قدس سرہ کی غریب نوازی اور دست گیری بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں ”حضور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ ضرور دست گیر ہیں اور حضرت سلطان الہند معین الحق والدین ضرور غریب نواز“ (فتاوی رضویہ جلد یازدہم ص:43 مطبوعہ رضا اکیڈمی بمبئی)

اسی طرح اجمیر شریف سے اعلی حضرت سے سوال ہوا کہ اگر کوئی مولوی اپنے مدرسہ کے دروازہ پر، اور خلافت کے بورڈ پر اور خلافت کی ٹوپی پر اور خلافت کی رسید پر فقط اجمیر لکھے اجمیر کے ساتھ لفظ ”شریف“ نہ لکھے اور اصلی نام غلام محی الدین پر غلام نہ لکھنا خلاف عقیدہ اہلسنّت ہے یا نہیں؟

آپ علیہ الرحمہ نے جس عقیدت ومحبت بھرے انداز میں اس کا جواب دیا وہ یقیناً آپ کی اس دیار محترم کی محبت پر دال ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں: ”اجمیر شریف کے نام پاک کے ساتھ لفظ شریف نہ لکھنا اور ان تمام مواقع میں اس کا التزام نہ کرنا اگر اس بنا پر ہے کہ حضور سیدنا خواجہ غریب نواز رضی اللہ عنہ کی جلوہ افروزی، حیات ظاہری ومزار پرانوار کو (جس کے سبب مسلمان اجمیر شریف کہتے ہیں) وجہ شرافت نہیں جانتا تو گمراہ بلکہ عدو اللہ ہے“ بخاری شریف میں ہے ”من عادی لی ولیّا فقد آذنته بالحرب“ (صحیح بخاری، حدیث نمبر 6502) اور اگر یہ ناپاک التزام بربنائے کسل وکوتاہ قلمی ہے تو سخت بے برکتی وفضل عظیم وخیر جسیم سے محرومی ہے“

آگے مزید فرماتے ہیں: ”اپنے نام سے غلام کا خدف اگر اس بنا پر ہے کہ: حضور خواجہ خواجگان رضی اللہ عنہ کا غلام بننے سے انکار واستکبار رکھتا ہے تو بدستور گمراہ اور بحکم حدیث مذکور عدو اللہ ہے اور اسکا ٹھکانہ جہنم ہے قال تعالیٰ: الیس فی جھنم مثوی المتکبرین اور اگر بربنائے وہابیت ہے کہ غلام اولیاء کرام بننے والوں کو مشرک اور غلام معین الدین کو شرک جانتا ہے تو وہ اب یہ خود زندیق بے دین کفار ومرتدین ہیں وللکافرین عذاب مھین،، واللہ تعالیٰ اعلم (فتاوٰی رضویہ ج:6 ص:188،187 رضا اکیڈمی ممبئی)

اسی طرح ایک اور مقام پر حضرت سیدنا معین الملت والدین خواجہ غریب نواز اجمیری رضی اللہ عنہ کے فیوض وبرکات اور منکرینِ فیضان خواجہ غریب نواز کا ذکر کرتے ہوئے ایک مجلس میں امام احمد رضا خان قدس سرہ ارشاد فرماتے ہیں:

''حضرت خواجہ کے مزار پر بہت کچھ فیوض و برکات حاصل ہوتے ہیں مولانا برکات احمد صاحب (بریلوی) مرحوم جو میرے پیر بھائی اور میرے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد تھے انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ: میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ایک ہندو جس کے سر سے پیر تک پھوڑے تھے۔ اللہ ہی جانتا ہے کہ کس قدر تھے۔ ٹھیک دو پہر کو آتا اور درگاہ شریف کے سامنے گرم کنکروں اور پتھروں پر لوٹتا اور کہتا کہ خواجہ اگن لگی ہے۔ تیسرے روز میں نے دیکھا کہ بالکل اچھا ہو گیا۔ بھاگل پور سے ایک صاحب ہر سال، اجمیر شریف حاضر ہوا کرتے تھے۔ ایک وہابی رئیس سے ملاقات تھی۔ اس نے کہا: میاں ہر سال کہاں جایا کرتے ہو؟ بے کار اتنا روپیہ، صرف کرتے ہو۔ انہوں نے کہا: چلو اور انصاف کی آنکھ سے دیکھو۔ پھر تم کو اختیار ہے خیر! ایک سال وہ ساتھ آیا دیکھا کہ: ایک فقیر سونٹا لیے روضہ شریف کا طواف کر رہا ہے اور یہ صدا لگا رہا ہے: خواجہ پانچ روپے لوں گا اور ایک گھنٹہ کے اندر لوں گا اور ایک ہی شخص سے لوں گا جب اس وہابی کو خیال ہوا کہ اب گزر گیا ایک گھنٹہ ہو گیا ہوگا۔ اور اب تک اسے کسی نے کچھ نہ دیا ہوگا جیب سے پانچ روپے نکال کر اس کے ہاتھ پر رکھے اور کہا: لو میاں! تم خواجہ سے مانگ رہے تھے بھلا خواجہ کیا دیں گے لو ہم دیتے ہیں فقیر نے وہ روپے تو جیب میں رکھے اور ایک چکر لگا کر زور سے کہا: خواجہ تورے بلہاری جاؤں۔ دلوائے بھی تو کس خبیث منکر سے (الملفوظ حصہ سوم، مطبوعہ رضا اکیڈمی ممبئی)

احسن الوعاء لآداب الدعا کی شرح *ذیل المدعا لاحسن الوعا* میں امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں: وہ چوالیس مقامات جہاں دعا زیادہ قبول ہوتی ہے ان میں سے ایک مزار حضرت خواجہ غریب نواز اجمیری بھی ہے چناچہ آپ لکھتے ہیں: سی ونہم 39 مرقد مبارک حضرت خواجہ غریب نواز معین الحق والدین چشتی قدس سرہ (احسن الوعا مع شرحہ ذیل المدعا مطبوعہ: مکتبہ المدینہ)

یہ وہ چند اقتباسات تھے جن سے واشگاف ہو گیا کہ امام اہلسنت سیدنا اعلیٰ حضرت کو سرکار معین الملت والدین خواجہ غریب نواز علیہ الرحمہ اور دیار مقدس اجمیر معلیٰ سے کس قدر محبت و لگاؤ تھا۔

اللہ جل مجدہ ہم تمام کو دونوں سرکاروں کا صدقہ عطا فرمائے آمین بجاہ طہ ویس۔

****

حیات وخدمات: سلطان الھند رضی اللہ عنہ

ازقلم: ادیب شہیر حضرت علامہ محمد عامر حسین مصباحی رسول گنج عرف کوئلی

✿✿✿✿✿✿

معین بے کساں، عطائے رسول، ہندالولی، سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتی اجمیری علیہ الرحمہ کی ذاتِ بابرکات ہند و پاک والوں کے لیے ایک نعمتِ الٰہیہ تھی۔ آپ نے غیر منقسم ہندوستان میں اسلام کی ایسی آبیاری کی اور دلوں کو ایمان وایقان کے نور سے اس طرح منور فرمایا کہ صدیاں گزر جانے کے بعد بھی آج تک اس کی چمک دمک باقی ہے۔

آپ ان نفوسِ قدسیہ میں سے ہیں جنھیں اللہ رب العزت نے گمراہوں، بے دینوں، شرپسندوں اور سرکشوں کی اصلاح اور حق وباطل کے درمیان خطِ امتیاز پیدا کرنے لیے بھیجا تھا، جنھوں نے اپنی حق گوئی، راست بازی اور عدل وانصاف سے دلوں کو مسخر کیا اور اعلاءِ کلمۃ الحق میں کلیدی کردار ادا کیا۔

ہندوستان میں حضرت خواجہ نے اسلام کی ترویج واشاعت میں تکلیفیں جھیلیں، مصیبتیں برداشت کیں، کفار ومشرکین کے شیطانی ہتھکنڈوں کا ڈٹ کر سامنا کیا مگر پائے استقلال میں ذرہ برابر جنبش نہ آئی، آپ کی انھی جانفشانیوں کا نتیجہ وثمرہ ہوا کہ یہاں اسلام کے فروغ وارتقا کو ایک نئی جہت عطا ہوئی اور اسلام پھیلتا چلا گیا۔

جائے پیدائش: آپ رضی اللہ عنہ کی جائے پیدائش کے متعلق سیرت نگاروں کا شدید اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض کے نزدیک آپ کا مَولد سجستان، بعض کے نزدیک سنجار جو موصل کے قریب ہے، بعض کے نزدیک اصفہان سے متصل سنجر اور بعض نے جنوبی ایران کے علاقے سیستان کا تذکرہ کیا ہے۔ البتہ سجز والی بات زیادہ معروف ہے۔

تاریخ وسنہ ولادت: آپ کی ولادت کے مختلف سنین ۵۲۳ھ اور ۵۳۷ھ کے درمیان لکھے گئے ہیں۔

علامہ فیض احمد اویسی علیہ الرحمہ کے مطابق آپ کی پیدائش ۱۴/ رجب المرجب ۵۳۷ھ ہے۔ لیکن بعض روایات میں ۵۲۳ھ، ۵۲۵ھ، بعض میں ۵۲۷ھ، ۵۳۰ھ، ۵۳۵ھ، اور ۵۳۷ھ وغیرہ بھی مذکور ہے۔

نام والقاب: آپ کا اسمِ گرامی حسن ہے۔ سلطان الہند، وارث النبی، عطائے رسول، ہندالولی، سلطان العارفین، سلطان السالکین، قطب المشائخ، منہاج المتقین، معین الاولیاء سید العابدین اور غریب نواز وغیرہ ہے۔

چشتی کہلانے کی وجہ: جب حضرت ابواسحاق خواجہ شامی نے بغداد پہنچ کر حضرت خواجہ علوممشا دوینوری کی خدمت میں حاضر ہوکر بیعت کی تو حضرت ممشا د دینوری نے نام دریافت کیا آپ نے عرض کیا بندہ کو ابواسحاق شامی کہتے ہیں۔ حضرت خواجہ دینوری نے فرمایا آج سے لوگ تمہیں ابواسحاق چشتی کہیں گے۔ چشت کی مخلوق تم سے ہدایت پائے گی اور جو لوگ تمہارے سلسلہ میں داخل ہوں گے چشتی کہلائیں گے۔ (سوانح خواجہ معین الدین چشتی اجمیری ص:۲۸)

حضرت خواجہ معین الدین چشتی بھی حضرت خواجہ اسحاق چشتی کے سلسلے سے تعلق رکھتے ہیں اس لیے چشتی کہلاتے ہیں۔ کچھ لوگوں نے آپ کے چشت میں قیام فرمانے سے آپ کو چشتی لکھا ہے لیکن یہ غلط ہے۔ آپ والدِ محترم کی جانب سے حسینی اور والدہ محترمہ کی جانب سے حسنی سید ہیں۔

نسب نامہ پدری: معین الدین بن خواجہ غیاث الدین بن خواجہ نجم الدین طاہر بن سید عبدالعزیز بن سید ابراہیم بن سید ادریس بن سید امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ بن حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ۔۔

نسب نامہ مادری: بی بی ام الورع المعروف بہ بی بی ماہِ نور وخاص الملکہ بنت سید داؤد بن حضرت عبداللہ الحنبلی بن سید زاہد بن سید مورث بن سید داؤد بن سیدنا موسیٰ جون بن سیدنا عبداللہ بن سیدنا حسن مثنیٰ بن سیدنا حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ بن سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ

والدینِ کریمین: آپ کے والدِ محترم حضرت سیدنا خواجہ غیاث الدین کا شمار اپنے وقت کے ممتاز علما و مشائخ میں ہوا کرتا تھا۔خاندانی وجاہت، علم وفضل، زہد وتقویٰ میں اپنی مثال آپ ہونے کے ساتھ ساتھ صاحبِ دولت وثروت بھی تھے۔

والدہ ماجدہ حضرت ام الورع بی بی ماہِ نور بڑی باحیا، با اخلاق، با کردار، متقیہ، عابدہ، زاہدہ اور نیک سیرت خاتون تھیں۔

سلطان الہند کی شہنشاہِ بغداد سے ملاقات اور رشتہ: حضور خواجہ غریب نواز علیہ الرحمہ کی سیرت کا تذکرہ ہو تو قارئین میں ایک تجسس پیدا ہوتا ہے کہ سرکار غریب نواز کی شہنشاہِ بغداد سے ملاقات ہوئی یا نہیں؟ ان کا آپس میں کیا رشتہ تھا وغیرہ وغیرہ

تقریباً تمام سوانح نگار نے ملاقات کا ذکر کیا ہے۔سرکار غریب نواز کی غوثِ پاک سے دو مرتبہ ملاقات ہے۔پہلی مرتبہ جب سلطان الہند کی عمرِ مبارک اکیس سال تھی آپ عراق ہوکر بغداد آئے اور سرکارِ غوثِ اعظم سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ ملاقات کے موقع پر غوثِ رضی اللہ عنہ نے آپ کو دیکھ کر فرمایا ''یہ مرد مقتدائے روزگار ہوگا، بہت لوگ اس سے منزلِ مقصود کو پہنچیں گے'' اور دوسری جب حضور غوثِ اعظم جیلان میں مقیم تھے۔(معین الارواح)

اور صاحبِ معین الارواح نے ہی تحریر کیا ہے کہ ''حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی المعروف غوثِ پاک حضرت عبداللہ الحنبلی کے پوتے ہیں اور غریب نواز کی والدہ ماجدہ بی بی ماہِ نور حضرت عبداللہ الحنبلی کی پوتی ہیں، ان ہر دو کے والد آپس میں بھائی ہیں۔اس رشتہ سے غریب نواز کی والدہ غوث الاعظم کی چچا زاد بہن ہیں اور غوثِ پاک غریب نواز کے ماموں ہیں ، ایک دوسرے رشتہ سے غریب نواز اور اور غوثِ پاک آپس میں خالہ زاد بھائی ہیں۔تیسرے رشتہ سے غریب نواز غوث الاعظم کے ماموں ہوتے ہیں۔ان رشتوں کی مطابقت اس طرح ہوجاتی ہے کہ غوثِ پاک کی والدہ غریب نواز کی ننہالی رشتہ میں خالہ اور ددھیالی رشتہ میں بہن ہیں۔(معین الارواح ص:۳۰)

سیدنا ابراہیم قندوزی سے ملاقات: والدِ محترم کی جانب سے میراث میں ملنے والا باغ اور پن چکی آپ کا ذریعۂ معاش تھا۔ایک دن باغ کی آب پاشی کے دوران مجذوبِ کامل حضرت سیدنا ابراہیم قندوزی علیہ الرحمہ کی بابرکت آمد ہوگئی۔خواجہ غریب نواز علیہ الرحمہ نے بیحد تعظیم وتوقیر کی اور انتہائی ادب واحترام کے ساتھ درخت کے سایے میں بٹھایا اور خدمتِ اقدس میں انگور کا خوشہ پیش کیا اور خود دوزانو باادب بیٹھ گئے۔مجذوبِ کامل کو آپ کا یہ اندازِ ادب پسند آیا اور خوش ہوکر اپنی بغل سے سوکھی ہوئی روٹی کا ایک ٹکڑا نکالا اور دانت سے چبا کر حضرت خواجہ کو دے دیا۔بظاہر ایک روٹی کا ٹکڑا ہی تھا مگر ولی اللہ کے لعابِ دہن نے اس میں کیمیائی اثر پیدا کر دیا تھا جسے کھاتے ہی دل کی دنیا بدل گئی، دنیا و مافیھا اور اس کی دلفریبیوں اور رنگینیوں سے دل

اچاٹ ہو گیا، کیف وسرور کے عالم میں باغ و پن چکی فروخت کر کے فقرا و مساکین میں تقسیم کر دیا اور دردِ دل کی دوا کو نکل گئے۔

تعلیم و تربیت: چنانچہ پہلے آپ نے حصولِ علم کے لیے سفر اختیار فرمایا۔ علامہ فیض احمد اویسی علیہ الرحمہ رقم طراز ہیں ''سب سے پہلے آپ خراسان تشریف لائے اور حضرت مولانا حسام الدین بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں قرآن مجید حفظ کیا۔ پھر عربی، فارسی کے تمام مروجہ علوم وفنون پڑھے۔ بعد ازاں تفسیر، حدیث اور فقہ اسلامی کی تکمیل کے لیے کئی سال مختلف شہروں کی طرف پیدل چل کر متعدد اساتذہ کی شاگردی اختیار فرمائی''۔ (سوانح وارشادات خواجہ غریب نواز ص:۲)

بیعت و خلافت: ظاہری علوم وفنون کی تکمیل کے بعد بھی دلی اضطراب ختم نہیں ہوا، اب بھی ایک طرح کی دل میں خلش باقی تھی اس لیے روحانی علاج کے لیے کسی مرشد کی تلاش میں نکل پڑے، پھر بغداد کی ''خواجہ جنید مسجد'' میں آپ کی تلاش وجستجو ختم ہوئی اور روحانی پیشوا حضرت خواجہ عثمان ہارونی علیہ الرحمہ سے ملاقات ہوئی تو آپ ان کے دستِ حق پرست پر شرفِ بیعت سے مشرف ہو گئے اور بیس سالوں تک مرشدِ برحق کی صحبت بافیض میں رہ کر روحانی سفر کی تکمیل کی اس دوران شیخِ کامل نے آپ کو سلوک کی منزلیں طے کراتے ہوئے اس قدر کامل بنا دیا کہ اب مریدِ صادق کی نگاہوں کے سامنے سے بہت سارے غیبی حجابات ہٹ گئے تحت الثریٰ تا حجابِ عظمت روشن ہو گئے۔ خود حضرت خواجہ غریب نواز اس واقعہ کو بیان کرتے ہیں۔

> ''مسلمانوں کا یہ دعا گو معین الدین حسن سنجری بمقام بغداد خواجہ جنید کی مسجد میں حضرت خواجہ عثمانی ہارونی کی دولتِ پابوسی سے مشرف ہوا۔ اس وقت مشائخ کبار حاضر خدمت تھے۔ جب اس عاجز نے سر نیاز زمین پر رکھا، پیرو مرشد نے ارشاد فرمایا دو رکعت نماز ادا کر، دعا گو نے ادا کی، پھر فرمایا قبلہ رو بیٹھ جا، دعا گو بیٹھ گیا پھر فرمایا ''سورۂ بقرہ پڑھ'' اس دعا گو نے پڑھی، پھر فرمان ہوا ''اکیس بار درود شریف پڑھ'' دعا گو نے پڑھا۔ ازاں بعد آپ (حضرت خواجہ عثمان ہارونی) کھڑے ہو گئے اور دعا گو کا ہاتھ پکڑ کر آسمان کی طرف منہ کیا اور فرمایا'' آتا کہ تجھے خدا تک پہنچا دوں'' بعد ازاں مقراض (قینچی) لے کر دعا گو کے سر پر چلائی اور کلاہ چہار ترکی درویش کے سر پر رکھی، گلیم خاص عطا فرمائی، پھر ارشاد فرمایا ''بیٹھ'' دعا گو بیٹھ گیا۔ فرمایا خانوادہ میں ایک شبانہ روز مجاہدہ کا معمول ہے تو آج دن رات مشغول رہ'' درویش بحکمِ محترم مشغول رہا دوسرے دن جب حاضرِ خدمت ہوا۔ ارشاد ہوا'' بیٹھ جا اور چار ہزار بار سورۂ اخلاص پڑھ'' دعا گو نے پڑھی پھر فرمایا'' آسمان کی طرف دیکھ'' دعا گو نے دیکھا۔ دریافت فرمایا'' کہاں تک دیکھتا ہے'' عرض کیا'' عرش اعظم تک'' پھر فرمایا زمین کی طرف دیکھ دعا گو نے دیکھا پوچھا'' کہاں تک دیکھتا ہے'' عرض کیا'' تحت الثریٰ تک'' فرمایا پھر ہزار بار سورۂ اخلاص پڑھ۔ دعا گو نے پڑھی۔ فرمایا'' پھر آسمان کی طرف دیکھ'' دعا گو نے دیکھا۔ پوچھا'' اب کہاں تک

دیکھتا ہے'' عرض کیا حجابِ عظمت تک'' فرمایا ''آنکھیں بند کر'' دعا گو نے بند کر لی فرمایا کھول پھر دعا گو کو اپنی انگلیاں دکھا کر پوچھا ''کیا دیکھتا ہے'' عرض کیا ہژدہ (اٹھارہ) ہزار عالم دیکھتا ہوں'' بعد ازاں سامنے پڑی ہوئی ایک اینٹ کے اٹھانے کا حکم فرمایا۔ دعا گو نے اٹھائی تو مٹھی بھر دینار برآمد ہوئے فرمایا ''ان کو فقرا میں تقسیم کر'' دعا گو نے حکم کی تعمیل کی بعد ازاں حاضرِ خدمت ہوئے ارشاد ہوا چند روز ہماری صحبت میں رہو عرض کیا تابع فرمان ہوں'' (معین الارواح ص: ۴۵)

پیرومرشد کو اپنے مرید پر فخر: حضرت خواجہ غریب نواز کو اپنے پیرومرشد سے بے پناہ عقیدت ومحبت تھی، جس کا صلہ ان کو یہ ملا کہ مرشد نے بھی ان کو اپنا بنالیا۔ چناں چہ آپ کے مرشدِ گرامی فرماتے ہیں ''معین الدین محبوبِ خدا است، مرا فخر است بر مریدی او'' (معین الدین خدا کا محبوب ہے اور مجھ کو اس کی مریدی پر فخر ہے۔)
(خواجہ غریب نواز اور درس ایمان وعمل ص: ۲)

شجرۂ طریقت: آپ کا شجرۂ طریقت کچھ اس طرح ہے۔
حضرت خواجہ معین الدین چشتی مرید حضرت خواجہ عثمان ہارونی چشتی مرید حضرت شریف ژندنی مرید حضرت خواجہ قطب الدین چشتی مرید حضرت خواجہ ناصر الدین ابو یوسف چشتی مرید حضرت خواجہ ابو احمد ابدال چشتی مرید حضرت خواجہ ابو اسحاق چشتی مرید حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری مرید حضرت شیخ امین الدین ہبیرۃ البصری مرید حضرت سدید الدین حدیفۃ المرعشی مرید حضرت سلطان ابراہیم بن ادہم بلخی مرید حضرت ابو فضیل بن عیاض مرید حضرت خواجہ عبد الواحد بن زید مرید حضرت خواجہ حسن بصری مرید امام الاولیاء سیدنا علی کرم اللہ وجہہ

بارگاہِ خداوندی میں مقبولیت: ہشت بہشت میں انیس الارواح کے اندر حضرت خواجہ معین الدین حسن رضی اللہ عنہ کا قول منقول ہے کہ ''پھر ہمیں خانۂ کعبہ کی حاضری نصیب ہوئی وہاں حضرت خواجہ نے اس ناچیز کا ہاتھ پکڑ کر اللہ کے حوالے فرمایا اور میزابِ رحمت کے نیچے کھڑے ہو کر اس فقیر کے لیے دعا فرمائی اس وقت غیب سے ندا آئی ہم نے معین الدین کو قبول فرمایا'' (ہشت بہشت ص: ۱۵)

بارگاہِ خداوندی سے مقبولیت کی سند پا جانے کے بعد اپنے پیرومرشد کے ہمراہ روضۂ مصطفیٰ ﷺ پر حاضری کا شرف حاصل کیا، پیرومرشد نے بارگاہِ رسول میں سلام عرض کرنے کا حکم دیا تو ادب واحترام کے ساتھ سلام پیش کیا تو روضۂ انور سے آواز آئی وعلیک السلام یا قطب المشائخ'' یہ آواز سن کر حضرت عثمان ہارونی نے فرمایا کہ آ تیرا کام ہو گیا''
اور پھر آقائے دوعالم ﷺ نے ابرِ کرم برساتے ہوئے خواجہ معین الدین چشتی سے ارشاد فرمایا ''اے معین الدین! تو میرے دین کا معین ہے۔ میں نے تجھے ہندوستان کی ولایت عطا کی۔ وہاں کفر وظلمت پھیلی ہوئی ہے تو اجمیر جا تیرے وجود سے کفر کا اندھیرا دور ہوگا اور اسلام کا نور ہر سو پھیلے گا'' (سیر الاقطاب ص: ۱۲۴)
خوشخبری ملنے پر آپ کی خوشی کی انتہا نہ رہی مگر حیرت زدہ بھی رہے کہ اجمیر کون سی جگہ ہے اور ہندوستان میں کہاں واقع

ہے اسی سوچ وفکر اور حیرت واستعجاب کے عالم میں تھے کہ آنکھیں بند ہوئیں اور دل بیدار ہوا خواب میں پیارے آقا ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے اور آقائے دو عالم ﷺ نے چشمِ زدن میں سارے عالم (دنیا) کو مشرق تا مغرب دکھا دیا یہاں تک کہ حضرت خواجہ غریب نواز کو اجمیر کا قلعہ اور پہاڑ، اور اس کے محل وقوع تک کو دکھا دیا، اور ایک جنتی انار عطا فرما کر ارشاد فرمایا کہ میں نے تجھے خدا کے حوالے کیا۔ (ماخوذ از مونس الارواح ص:۳۰)

خواب سے بیدار ہونے کے بعد اجمیر کے لیے رختِ سفر باندھا چالیس اولیاء اللہ کی معیت میں روانہ ہوئے۔ اس سفر میں مختلف متبرک مقامات اور اکابر اولیاء ومشائخ کی زیارت کرتے ہوئے لاہور (پاکستان) پہنچے اور وہاں حضرت سید علی ہجویری داتا گنج بخش لاہوری کے مزارِ مبارک پر حاضری دی، یہاں کی روحانیت، فیوض وبرکات اور داتا کا مقام ومرتبہ دیکھ کر اکتسابِ فیض کی غرض سے چند روز وہاں قیام کا ارادہ فرمالیا، باطنی فیض سے مستفیض ہونے کے بعد جب یہاں سے عازمِ سفر ہوئے تو حضرت داتا گنج بخش لاہوری علیہ الرحمہ کی عظمت وشان کا اعتراف اس انداز میں کیا۔

گنج بخش فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں را پیر کامل کاملاں را رہنما

یعنی گنج بخش داتا علی ہجویری علیہ الرحمہ کا فیض سارے عالم پر جاری ہے اور آپ نورِ خدا کے مظہر ہیں، آپ کا مقام یہ ہے کہ راہِ طریقت میں جو ناقص ہیں ان کے لیے پیر کامل اور جو خود پیر کامل ہیں ان کے لیے بھی رہنما ہیں۔ (فیضانِ خواجہ غریب نواز س:۱۲)

یہاں سے عارفین کی جماعت کے ساتھ راجہ رائے پتھورا کے زمانے میں اجمیر تشریف لائے، لیکن راجہ اور اس کے مقربین کو اہلِ حق کی آمد ناگوار محسوس ہوئی اور انھوں نے اپنے یہاں اسلام کی تبلیغ واشاعت کو سخت ناپسند کیا، طرح طرح سے تکلیفیں دینے کی کوشش شروع ہوگئی، جادوگروں کو مقابلہ پر لایا گیا تاکہ یہ لوگ یہاں سے چلے جائیں مگر ان کو کامیابی نہ مل سکی، ان مواقع پر حضور خواجہ غریب نواز کی چند کرامتیں بہت مشہور ہوئیں۔

راجا کے اونٹ بیٹھے ہی رہ گئے:- حضرت خواجہ غریب نواز علیہ الرحمہ مع ساتھیوں کے اجمیر پہنچے تو سایہ دار درختوں کے نیچے قیام فرمایا، کچھ ہی دیر بعد ساربان بھی آگئے اور آپ سے اس جگہ سے ہٹنے کو کہا آپ نے فرمایا، اونٹوں کو دوسری جگہ بٹھا دو مگر ساربان نہ مانا اور کہا کہ راجہ کے اونٹ یہاں بیٹھیں گے۔ آپ نے فرمایا "ہم تو اٹھتے ہیں، تمھارے اونٹ بیٹھے رہیں گے" دوسرے دن جب ساربان نے اونٹوں کو اٹھانا چاہا تو نہ اٹھے، مجبور ہو کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے گستاخانہ سلوک کی معافی چاہی، آپ نے مسکرا کر فرمایا اللہ کے حکم سے تمہارے اونٹ اٹھ جائیں گے ساربان جب واپس آئے تو دیکھا کہ اونٹ کھڑے ہو گئے ہیں۔ (سوانح خواجہ معین الدین چشتی اجمیری ص:۱۳۰)

اناساگر کا سارا پانی ایک کاسہ میں: حضور خواجہ غریب نواز علیہ الرحمہ کو جب اونٹوں کے ساربان نے وہاں سے اٹھایا تو اناساگر پر آگئے جس کے ہر چہار جانب بڑے بڑے مندر اور بت موجود تھے، اناساگر پر آنے کے بعد اس کے پانی کو وضو اور غسل کے لیے استعمال کرنے لگے مگر چھوا چھوت جیسے خرافاتی ذہن رکھنے والوں کو یہ گوارا نہ ہوا اور راجا سے آکر کہا کہ غیر مذہب

کے کچھ لوگ ہماری پرستش گاہ کے قریب آٹھہرے ہیں۔ راجا نے حکم دیا کہ سب کو وہاں سے نکال دیا جائے چنانچہ ایک ہجوم کی صورت میں وہ حملہ آور ہوئے مگر تصرفاتِ خواجہ غریب نواز کے سامنے ان کی ایک نہ چلی، سلطان الہند نے ایک مشت خاک لے کر ان کی پھینکی تو جس پر پڑی وہیں بے حس وحرکت اور منجمد ہو کر رہ گیا۔ پھر تیسرے روز راجا اور تمام اہلِ شہر تالاب پر پوجا کے لیے جمع ہوئے، رام دیو مہنت ایک جماعت کے ساتھ آپ کو وہاں سے ہٹانے کو آیا مگر نگاہِ خواجہ جب اس پر پڑی تو جسم پر لرزہ طاری ہو گیا۔ اور قدموں میں گر کر مشرف باسلام ہو گیا۔ اب حضرت خواجہ نے اپنے مرید کے ذریعے ایک کاسہ انا ساگر سے پانی بھروایا۔ کاسے میں انا ساگر کا پورا پانی اسی ایک کاسے میں جمع ہو گیا اور پورا انا ساگر خشک ہو گیا، اہلِ شہر اور جانور پیاس سے بے چین ہوئے اور معافی طلب کی تو آپ نے پانی واپس کر دیا پھر حسبِ سابق انا ساگر لبالب بھر گیا۔

(ماخوذ از: سیر الاخیار، محفلِ اولیا ص: ۲۴۳)

سلطان الہند کا کھڑاون: یہ سب دیکھ کر راجہ پتھورا بہت گھبرا گیا تھا کہ اب اس کی حکومت کا تختہ پلٹ جائے گا، کیونکہ اس کی ماں کاہنہ تھی اور بارہ سال قبل اس نے اپنے بیٹے کو خبردار کیا تھا ''کہ ایک مردِ درویش فلاں حلیہ کا اس ملک میں آ کر تیرے اور تیری سلطنت کے زوال کا باعث ہوگا'' گھبراہٹ کے عالم اس نے جادوگروں کو بلایا اور اس وقت کا سب بڑا نامور اور خوفناک جادوگر جوگی جیپال کو بطورِ خاص مدعو کیا۔ وہ مرگ چھالا (ہرن کی بالوں سمیت کھال) پر ڈیڑھ ہزار چیلوں کو ساتھ لیے بہ سرعت اجمیر پہنچ گیا اور ایک خوفناک قوت کے ساتھ مقابلہ کے لیے بڑھا، اس طرح کے جادو کے شیر، اژدہے ساتھ ہیں اور سب آگ کے چکر (گولے) پھینکتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے۔ مخلوقِ عظیم ساتھ تھی، سلطان الہند کے ساتھیوں نے جادو کا یہ خوفناک منظر دیکھا تو گھبرا گئے مگر آپ نے سب کے گرد حصار کھینچ دیا، اب ایک طرف سے سانپ بڑھنے شروع ہوئے، دوسری طرف سے شیر چلے اوپر سے، سامنے سے آگ برسنی شروع ہوئی، دہشت ناک سماں تھا، اہلِ شہر تک لرز رہے تھے، مگر جادو کے اثرات حصار تک ختم ہو جاتے تھے، سلطان الہند نماز میں تھے جس کے بعد آپ نے ایک مٹھی خاک جو پھونک کر پھینکی سارا طلسم فنا ہو کر رہ گیا۔ اب میدان صاف تھا اور جے پال شکست خوردہ کھڑا تھا مگر اب بھی شقاوتِ قلبی گئی نہ تھی۔ جادو کے ذریعے پرواز کا ملکہ حاصل تھا اس نے اڑنا شروع کیا تو فضا کی بلندیوں میں جا گھسا مگر خواجہ غریب نواز نے اپنی کھڑاون کو اشارہ کیا، کھڑاون اڑی اور جے پال کے سر پر مارتے ہوئے زمین پر لے آئی، اب کوئی چارہ نہ تھا قدموں میں گرا اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔ اس کا اسلامی نام عبداللہ رکھا گیا۔

(ماخوذ از: محفلِ اولیا ص: ۳۴۴/ سیرتِ خواجہ غریب نواز ص: ۳۴)

''پتھورا را زندہ گرفتہ بدست لشکر اسلام دادم''

رائے پتھورا ان تمام معاملات کے بعد بھی اپنی ناپاک حرکتوں سے باز نہیں آیا اور ہمیشہ کسی نہ کسی طرح سے آپ کو اور آپ کے مریدوں کو ستانے میں لگا رہتا تھا، صاحبِ مرأۃ الاسرار نے سیر الاولیا کے حوالے لکھا ہے کہ خواجہ غریب نواز کا ایک مرید تھا جسے رائے پتھورا بہت تنگ کرتا تھا اس نے آپ سے مدد کی التجا کی۔ آپ نے راجہ پتھورا سے کہلا بھیجا کہ اس کو مت ستاؤ۔ لیکن رائے پتھورا کا سر غرور وتکبر سے بھرا ہوا تھا۔ باز نہ آیا اور خواجہ بزرگ کی شان میں بھی ناشائستہ کلمات منہ سے نکالے، جب یہ بات آپ تک پہنچائی گئی۔ تو آپ نے فرمایا کہ ''پتھورا را زندہ گرفتہ بدست لشکر اسلام دادم'' یعنی پتھورا کو زندہ گرفتار کر کے میں

نے لشکرِ اسلام کے ہاتھ میں دے دیا، انہی ایام میں سلطان فخر الدین سام عرف شہاب الدین غوری لشکر لے کر غزنی سے ہندوستان پر حملہ آور ہوا۔ پتھورا نے مقابلہ کیا لیکن اللہ کے حکم سے وہ زندہ گرفتار ہو گیا اور مسلمانوں نے اسے قتل کر ڈالا‘‘ (مرآۃ الاسرار ص:۵۹۹)

اس کے بعد پھر حضور خواجہ غریب نواز علیہ الرحمہ نے وہ کارہائے نمایاں انجام دیا جو رہتی دنیا تک تاریخ کے دامن محفوظ رہیں گے اور ان کی تعلیمات اور ارشادات پر عمل پیراں ہو کر اہلِ حق مستفیض و مستنیر ہوتے رہیں گے۔

آپ کے اسفار اور اولیاء اللہ سے ملاقات: جن مقامات کی آپ نے سیر وسیاحت فرمائی ان میں سے چند حسبِ ذیل ہیں

خراسان، سمرقند، بخارا، عراق، عرب، ہارون، بغداد، کرمان، ہمدان، تبریز، استرآباد، خرقان، میمنہ، ہرات، سبزہ وار، افغانستان، غزنی، رے، فالوجہ، مکہ معظّمہ، مدینہ طیبہ، بدخشاں، دمشق، جیلان، اصفہان، چشت، ہندوستان براہِ ملتان، سمانہ، دہلی، اجمیر وغیرہ (خواجہ غریب نواز ص:۲۱)

ان اسفار میں درج ذیل اولیاء اللہ سے ملاقات حاصل ہوئی۔

حضور سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی سرکارِ بغداد رضی اللہ عنہ، حضرت شیخ نجم الدین کبریٰ، حضرت شیخ ضیاء الدین، حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی، حضرت شیخ ابوسعید تبریزی، شیخ محمود اصفہانی، حضرت شیخ احمد خضرویہ، حضرت شیخ عبدالواحد غزنوی رحمھم اللہ

آپ کی تصانیف:

(۱) انیس الارواح (پیر ومرشد خواجہ عثمان ہارونی کے ملفوظات)
(۲) کشف الاستار (تصوف کے مدنی پھولوں کا گلدستہ)
(۳) گنج الاسرار (سلطان شمس الدین التمش کی تعلیم وتلقین کے لیے لکھی)
(۴) رسالہ آفاق وانفس (تصوف کے نکات پر مشتمل)
(۵) رسالہ تصوف منظوم
(۶) حدیث المعارف
(۷) رسالہ موجودیہ (فیضانِ خواجہ غریب نواز ص:۱۸)

نکاح اور اولاد: ایک رات خواجہ غریب نواز علیہ الرحمہ نے سرکارِ دو عالم ﷺ کی خواب میں زیارت کی تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ ’’اے معین الدین! تم ہمارے دین کے معین ہو اور میری سنتوں میں سے ایک سنت کے تارک ہو‘‘ بیدار ہونے کے بعد آپ نے نکاح کا ارادہ فرمایا اور پہلی شادی بی بی امۃ اللہ سے کی جن کے بطن سے ایک لڑکی پیدا ہوئی جن کا نام حافظہ جمال رکھا گیا۔ چند ایام کے بعد سید حسین مشہدی کے چچا سید وجیہ الدین کو امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے خواب میں فرمایا کہ اپنی لڑکی کا خواجہ معین الدین سے نکاح کر دو۔ جب یہ معاملہ حضرت خواجہ کے سامنے پیش کیا تو آپ نے دوسری شادی بی بی عصمت سے کیا ان سے دو فرزند ہوئے۔ حضرت شیخ فخر الدین، حضرت شیخ حسام الدین (مرآۃ الاسرار ص:۵۹۹)

آپ کے خلفاء

(۱) حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کا کی علیہ الرحمہ (دہلی)
(۲) حضرت شیخ حمید الدین ناگوری علیہ الرحمہ (ناگور شریف)
(۳) حضرت خواجہ فخر الدین فرزند ارجمند حضرت خواجہ غریب نواز علیہ الرحمہ (سروار شریف)
(۴) حضرت خواجہ برہان الدین عرف بدر علیہ الرحمہ (بدر شریف)
(۵) حضرت شیخ وجیہ الدین علیہ الرحمہ (ہرات)
(۶) حضرت خواجہ برہان الدین عرب بدر علیہ الرحمہ (اجمیر شریف)
(۷) حضرت شیخ احمد علیہ الرحمہ (اجمیر شریف)
(۸) حضرت شیخ محسن علیہ الرحمہ
(۹) حضرت خواجہ سلیمان غازی علیہ الرحمہ
(۱۰) حضرت شیخ شمس الدین علیہ الرحمہ
(۱۱) حضرت خواجہ حسن خیاط علیہ الرحمہ
(۱۲) حضرت عبداللہ (جن کا نام جے پال تھا) علیہ الرحمہ (اجمیر شریف)
(۱۳) حضرت شیخ صدر الدین کرمانی علیہ الرحمہ
(۱۴) حضرت بی بی حافظہ جمال صبیہ سعیدہ حضرت خواجہ علیہ الرحمہ (اجمیر شریف)
(۱۵) حضرت شیخ محمد ترک نارنونی علیہ الرحمہ (دہلی)
(۱۶) حضرت شیخ علی سنجری علیہ الرحمہ
(۱۷) حضرت خواجہ یادگار علی سبزداری علیہ الرحمہ
(۱۸) حضرت خواجہ عبداللہ بیابانی علیہ الرحمہ
(۱۹) حضرت شیخ متا علیہ الرحمہ
(۲۰) حضرت شیخ وحید علیہ الرحمہ
(۲۱) حضرت شیخ مسعود غازی علیہ الرحمہ (حیاتِ سلطان الہند خواجہ غریب نواز ص:۳۷)

ملفوظاتِ سلطان الہند:

(۱) جو بندہ رات کو باطہارت سوتا ہے، تو فرشتے گواہ رہتے ہیں اور صبح اللہ عزوجل سے عرض کرتے ہیں، اے اللہ عزوجل! اسے بخش دے یہ باطہارت سویا تھا۔

(۲) نماز ایک راز کی بات ہے جو بندہ اپنے پروردگار سے کہتا ہے، چنانچہ حدیث پاک میں آیا ہے۔ ”ان المصلی یناجی ربہ“ یعنی نماز پڑھنے والا اپنے پروردگار سے راز کی بات کہتا ہے۔

(۳) جو شخص جھوٹی قسم کھاتا ہے وہ اپنے گھر کو ویران کرتا ہے اور اس کے گھر سے خیر و برکت اٹھ جاتی ہے۔

(۴) مصیبت زدہ لوگوں کی فریاد سننا اور ان کا ساتھ دینا، حاجتمندوں کی حاجت روائی کرنا، بھوکوں کو کھانا کھلانا، اسیروں کو قید سے چھڑانا یہ باتیں اللہ عزوجل کے نزدیک بڑا مرتبہ رکھتی ہے۔

(۵) نیکوں کی صحبت نیک کام سے بہتر اور برے لوگوں کی صحبت بدی کرنے سے بھی بدتر ہے۔

(۶) بدبختی کی علامت یہ ہے کہ انسان گناہ کرنے کے باوجود بھی اللہ عزوجل کی بارگاہ میں خود کو مقبول سمجھے۔

(۷) خدا کا دوست وہ ہے جس میں یہ تین خوبیاں ہوں: سخاوت دریا جیسی، شفقت آفتاب کی طرح، تواضع زمین کی مانند

(۸) حدیث میں آیا ہے کہ الصحبۃ تاثر" یعنی صحبت اثر انداز ہوتی ہے لہٰذا نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنا چاہیے۔

(۹) حاجت برآری کے لیے سورۂ فاتحہ بکثرت پڑھنا چاہیے۔

(فیضان غریب نوازص:۱۸ / حیات سلطان الہند خواجہ غریب نوازص:۴۱)

وصالِ پر ملال: جس رات خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا چند اولیاء اللہ نے حضور رحمت عالم ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ آپ فرما رہے ہیں کہ اللہ کے دوست معین الدین سنجری آرہے ہیں ہم ان کے استقبال کو آئے ہیں۔ ۶ / رجب المرجب ۶۳۳ھ مطابق ۲۱ / مئی بروز دوشنبہ ۱۲۳۰ء بعد نمازِ عشاء آپ نے حجرہ کا دروازہ بند کرلیا اور خدام کو اندر آنے کی ممانعت فرمادی۔ خدام حجرہ کے باہر موجود رہے۔ ان کے کانوں میں تمام شب صدائے وجد آتی رہی۔ آخر شب میں وہ صدا بند ہوگئی۔ جب نماز صبح کا وقت آیا اور حجرہ کا دروازہ حسبِ معمول نہیں کھلا تو دروازہ توڑ کر دیکھا گیا کہ آپ واصل بحق ہوچکے ہیں اور جبینِ مبارک پر بخطِ قدرت "ھذا حبیب اللہ مات فی حب اللہ" منقوش ہے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون (معین الارواح ص:۷۷)

حضور خواجہ غریب نواز علیہ الرحمہ کی ذاتِ ستودہ صفات بے شک مظہرِ شانِ مصطفیٰ ﷺ تھی۔ آپ نے اپنی پوری زندگی خدمتِ دینِ متین کے لیے وقف کردی تھی اور دنیا کے کثیر خطہ میں سفر فرما کر لاکھوں بے راہوں کو صراطِ مستقیم پر گامزن فرمادیا، اعلیٰ اخلاق و کردار اور غریب پروری کی لاجواب مثال قائم فرمائی۔ آج بھی اجمیرِ معلیٰ میں آپ کے فیوض و برکات سے خلقِ خدا مستفیض ہورہی ہے۔

برادرِ اعلیٰ حضرت، استاذِ زمن علامہ حسن رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

خواجۂ ہند وہ دربار ہے اعلیٰ تیرا
کبھی محروم نہیں مانگنے والا تیرا

****

لوگوں کا بری صحبت میں مبتلا ہونا

ازقلم:-حضرت مولانا محمد عارف رضا نعیمی ارشدی مرادآبادی، بانی ہمدرد مسلم نعیمی کمیٹی، مقیم حال کرناٹکا

آج کے اس پرفتن دور میں نئی نسل بالخصوص ہمارا نوجوان طبقہ مغربی تہذیب وتمدن میں رنگتا چلا جارہا ہے خاص کر فلمی اداکاروں کی ادا میں آج کا نوجوان کلی منہمک ہو چکا ہے، انہی کی حرکات وسکنات کو صبح وشام اپنانے میں لگا ہے، جس کے غلط نتائج ارباب فکر ونظر سے مخفی نہیں، گویا کہ یہ بھی ایک طرح سے ان کے ساتھ ہیں جسکے اثرات ہو بہو جوانوں پر مرتب ہو چکے ہیں، اب یہی ہیرو ہیروئین واداکارائیں ہی ان کا آئیڈیل بن چکے ہیں یہ ان کے بدترین ساتھیوں کی شکل میں ہے

گویا کہ ان کا اٹھنا بیٹھنا ایسے لوگوں کے ساتھ بظاہر نہیں ہے مگر نقل وحرکات کے سبب اس مثال کے حامل ضرور ہیں، اور ایسے لوگ"ہم تو ڈوبے ہیں صنم تم کو بھی لے ڈوبیں گے،، کے مصداق ہوتے ہیں-

چنانچہ بعض لوگ نہ تو خود سدھرتے ہیں نہ دوسروں کو سدھرنے دیتے ہیں، ایسے لوگ نہ خود گناہوں سے توبہ کرتے اور نہ ہی اپنے دوستوں میں سے کسی کو توبہ کی طرف مائل ہونے دیتے ہیں- بلکہ اگر کوئی ان کی محفل،، سے غیر حاضری کرکے کسی دینی محفل میں شرکت کے لئے چلا جائے اور دوسرے دن وہ آکر انہیں نیکی کی دعوت مثلاً نماز پڑھنے، روزہ رکھنے، دینی محافل میں شرکت کرنے، علماء کرام کی صحبت اختیار کرنے اور گناہوں سے بچنے یا دیگر نیک کاموں کے کرنے کی دعوت پیش کرے تو بجائے یہ کہ اس کی نیک باتوں کا اثر قبول کرتے الٹا اس کا خوب خوب مزاق اڑاتے ہیں-

میرے پیارے اسلامی عزیز بھائیو! ہر صحبت اپنا پورا پورا اثر رکھتی ہے کیونکہ

صحبت صالح ترا صالح کند　　　صحبت طالع ترا طالع کند

اسکا اندازہ ان فرامینِ مصطفوی سے لگایا جاسکتا ہے جیسا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے"آدمی اپنے دوست کی روش پر ہوتا ہے لہذا تم میں سے ہر ایک کو یہ دیکھنا چاہئے کہ وہ کس سے دوستی کررہا ہے" (ابوداؤد، ترمذی)

پیارے آقا، مکی مدنی سلطان، رحمت عالمیان (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اسی طرف ایک اور مقام پر اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: "اچھے اور برے مصاحب کی مثال، مشک اٹھانے والے اور بھٹّی جھونکنے والے کی طرح ہے، کستوری اٹھانے والا تمہیں تحفہ دے گا یا تم اس سے خریدو گے یا تمہیں اس سے عمدہ خوشبو آئے گی، جبکہ بھٹّی جھونکنے والا یا تمہارے کپڑے جلائے گا یا تمہیں اس سے ناگوار بو آئے گی-(صحیح مسلم،،الخ، رقم ۲۶۲۸ ص ۱٤۱٤)-

اس لئے ہمت کرکے سب سے پہلی فرصت میں بری صحبت سے اجتناب کریں کہ اگر ہم ایسے افراد کی صحبت اختیار کئے رہیں گے جو ارتکابِ گناہ میں کسی قسم کی شرم محسوس نہ کریں اور ان کا مطمعِ نظر صرف دنیا ہو تو سچی توبہ کا نصیب ہونا محض ایک خواب ہے-

لہذا! علماء کرام اور نیک لوگوں کی صحبت اختیار کریں کہ جب ہمیں ایسے لوگوں کی صحبت میسر آئے گی جو اپنے ہر فعل میں اللہ تعالیٰ کی گرفت کا خیال رکھنے والے ہوں اور عذابِ جہنم کے خوف کی وجہ سے ارتکابِ گناہ سے بچتے ہوں تو ہمارے اندر بھی اِن عمدہ اوصاف کا ظہور ہونا شروع ہوجائے گا- پھر ہم بھی جلوت وخلوت میں اللہ عزوجل سے ڈرنے والے بن جائیں گے اور یہ خوفِ خدا عزوجل ہمیں سابقہ زندگی میں کئے ہوئے گناہوں سے توبہ کرنے کی طرف مائل کرے گا ان شاءاللہ- دعا ہے: اللہ رب العزت ہم سبھی لوگوں کو بری صحبت اور ہر گناہ سے بچنے اور نیک لوگوں کی نیک صحبت اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

****

تأثرات

سچی صحافت وقت کی ضرورت

ازقلم :-مفکرقوم وملت ہمدردسنیت ماہرعلم وفن حضرت علامہ مفتی انصار احمد مصباحی نعیمی بریلی شریف

بڑی خوشی ہوئی جب میرے عزیز حضرت علامہ مولانا عارف رضا نعیمی مرادآبادی، نے ماہنامہ ارشدیہ کا شمارہ ۹ ارسال فرمایا حضرت اسکے مدیرمسؤل ہیں، میں نے ماہنامہ کا کچھ مطالعہ کیا خوب پایا کئ مضامین کافی تفکرانہ ہیں جو وقت کی ضرورت ہیں،صحافت ایک ایسا شعبہ ہے جس سے سچائی کو بحسن خوبی عوام تک پہنچایا جا سکتا ہے جس سے دین وسنیت کی سچی ترجمانی کی جا سکتی ہے جسکوارشدملت کی سرپرستی اور مؤقر علماء کی نگرانی میں نشر ہونے والا ماہنامہ ارشدیہ بحسن خوبی انجام دے رہا ہے،اللہ تعالیٰ اس ماہنامہ ارشدیہ کومسلک اہل سنت کا سچا ترجمان بنائے رکھے،۔۔

آمین یارب العالمین بجاہ سیدالمرسلین ﷺ

تأثرات

ازقلم:خلیفہِ حضور مُفتیِ اعظم ہند،شہزادہ حضور ضیغمِ اہلسنّت وصمصامُ المناظرین، نازش قرطاس وقلم،انوارملّت حضرت علامہ الشّاہ ڈاکٹرمفتی انواراحمدرضا مُصطفوی رضوی مدظلہ العالی-میلسی-مُفتیِ مرکزُ الافتاءاہلسنّت پاکستان

محترم جناب صاحبزادہ (حضرت مولانا پیرابُوالبرکات محمّد ارشدسُبحانی) صاحب ہدیہِ سلام مسنون!

اللّٰہ تعالی اپنے حبیب مکرم صلی اللّٰہ تعالی علیہ وآلہ وسلّم کے صدقے وطفیل آپ کے رسالہ جریدہ حمیدہ* ماہنامہ ارشدیہ* کو بام عروج اورمحبوب خاص وعام فرمائے اورمسلک اعلی حضرت علیہ الرحمہ کا صحیح ترجمان بنائے- دین متین کا درست راہنما اورسنیوں کے لئے مصباح الحق ثابت ہو۔

آمین یارب العالمین بجاہ سیدالمرسلین ﷺ

تأثرات

ازقلم: خلیفۂ حضور ارشدملّت، شیخُ الحدیث والتفسیر، حضرت علامہ الشّاہ مفتی ابُوالحمزہ محمّد سلمان رضا خان الجامعی الازہری
استاذُالحدیث جامعہ اسلامیہ رونا ہی فیض آباد یوپی انڈیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

محترم مُدیر اعلیٰ "ماہنامہ ارشدیہ" صاحب.................السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

واٹس ایپ کے ذریعے *ماہنامہ ارشدیہ* موصول ہُوا اور ٹائٹل پیج پر "الصّلوۃ والسّلام علیک یا رسول اللہ" اور اس کے نیچے "یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للّٰہ" دیکھ کر محسوس ہوگیا کہ یہ رسالہ عشق ومحبت کا جام پلانے والا ثابت ہوگا- مجلس مشاورت میں ملک وبیرون ملک کے اصحاب قرطاس وقلم کی شمولیّت ماہنامے کی اہمیت ومعونیت کو اجاگر کرنے کے لیے کافی ہے اور سونے پر سہاگے کا کام مجلس برائے تحقیقات نے کیا ہے مجلس ادارت کی طویل فہرست کے ساتھ اعزازی مجلس ادارت نے اسکی معنویت و افادیت کے حسن کو دوبالا کردیا ہے-

مصروفیت کی وجہ سے مضامین سے استفادہ نہ کرسکا البتہ عناوین اور قلم کاروں کے اسمائے گرامی کو پڑھنے کی سعادت حاصل کی اور یہ درس قرآن، درس حدیث، درس فقہ، کے ساتھ درس طب، درس عملیات اور درس تصوف کا انتخاب خوب ہے اس سے قارئین باتمکین کو جسمانی اور روحانی دونوں علاج کا موقع میسر آئے گا-

دُعا ہے کہ یہ رسالہ روزافزوں ترقی کرے اور امت مسلمہ کی دینی ملی روحانی وجسمانی اور سماجی رہنمائی میں نمایاں کردار ادا کرے اس کے جملہ عہدہ داران ممبران اور معاونین بالخصوص مُدیر اعلیٰ سدا بہار رہیں دُنیا وآخرت میں سرخرو وشادکام رہیں۔

فقط والسّلام

نعت شریف

از:-شاعرِ اسلام مفتی شمس الدین مصباحی
ساحل مظفر پوری

-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-

بہارِ خلد جس کو دیکھ کر خود پانی پانی ہے
رسول اللہ کے در کی حسیں وہ رت سہانی ہے
کریں کچھ فکر عقبیٰ کی یہ دنیا دارِ فانی ہے
جہاں میں مختصر لوگو! ہماری زندگانی ہے
زیارتِ مصطفیٰ کی اصل میں دیدار رب کا
دلالت کررہی اس پر حدیثِ من رآنی ہے
ضیائے نعت سے روشن جو آنگن ہے مرے دل کا
شہِ کونین کی بے شک یہ مجھ پر مہربانی ہے
کیا ہے چاند کے ٹکڑے تو پلٹایا ہے سورج کو
زمیں پر کیا فلک پر بھی نبی کی حکمرانی ہے
سکونت شہرِ طیبہ میں اگر ملتی تو ہم کہتے
''صبا ہم نے بھی ان گلیوں کی کچھ دن خاک چھانی ہے''
سرِ محشر ملے گی مجھ کو جنت کی سند بے شک
نبی کا عشق میری مغفرت کی اک نشانی ہے
چمن فکر و تخیل کا ہے تازہ اس لیے ہر دم
اسے حاصل جو شہرِ نور کا انمول پانی ہے
فنا ہوجا حبیبِ کبریا کے عشق میں ساحل
حقیقت میں یہی تیری حیاتِ جاودانی ہے

منقبت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ

از:- شاعرِ اسلام مولانا محمد عامر حسین مصباحی
ناظمِ تعلیمات: دارالعلوم نوریہ رضویہ رسول گنج عرف کوئلی

-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-

گلشنِ دہر میں دل سے جو ہے شیدا تیرا
اس پہ ہے ابرِ کرم خوب برستا تیرا
پوری ہوتی ہے جہاں دل کی مرادیں واللہ!
''خواجۂ ہند وہ دربار ہے اعلیٰ تیرا''
شاہِ بطحا کی نوازش ہے کرم ہے تجھ پر
اس لیے رتبہ بہت اونچا ہے خواجہ تیرا
کس کی طاقت ہے، کہ بھارت سے نکالے ہم کو!
ہم تو تیرے ہیں شہا! سر پہ ہے سایہ تیرا
ہند کا والی بنایا ہے تجھے آقا نے
پھر بھلا کرتا بھی کیا پرتھوی راجا تیرا
سب پہ ہوتی ہے وہاں فیض و کرم کی بارش
جاکے لیتے ہیں سبھی روضہ پہ صدقہ تیرا
تجھ کو آئے تو یہاں لمبا زمانہ گزرا
آج بھی ہند میں سکہ ہے کھنکتا تیرا
مدح لکھنے کو حسنِ تخیل دے دے
کرلے مقبول عریضہ، ہوں میں شیدا تیرا
اپنے عامرؔ پہ شہا! کردے نگاہِ رحمت
اس کے ہونٹوں پہ رہے اچھا قصیدہ تیرا

☆☆☆☆☆☆

منقبت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ

از:-شاعرِ اسلام مفتی محمد امین رضوی صدیقی مرادآبادی

-※-※-※-※-※-※-※-※-

برسوں سے پل رہا ہے ارمان میرے خواجہ
اجمیر کا بنالیں مہمان میرے خواجہ
ہر سانس آپ کی ہے، گھر بار آپ کا ہے
قربان آپ پر ہے دل جان میرے خواجہ
نانِ کرم عطا ہو، فکر سخن عطا ہو
رکھو اپنے در سے انجان میرے خواجہ
ملفوف عشقِ احمد پر نور ہوگیا ہے
دل کا بنے ہیں جب سے جزدان میرے خواجہ
دانا ولی کے در پر ادنیٰ غلام آیا
نادان رہ نہ جائے نادان میرے خواجہ
آنکھوں میں تیرے جلوے کرتے ہیں حسن سازی
تیری طرف ہے دل کا رجحان میرے خواجہ
بیگان مجھ کو کردے دنیا کے میکدوں سے
کردے تو اپنی مے کا مستان میرے خواجہ
لب تیرے ہیں گلابی، رخسار ماہتابی
لعل بدخشاں تیرے دندان میرے خواجہ
آؤ مدد کو آؤ اپنے امین کی اب
ہلکا ہے نیکیوں کا میزان میرے خواجہ

☆☆☆☆☆☆

منقبت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ

از:-شاعرِ اسلام مولانا غلام غوث اجملی، پورنوی
صدرالمدرسین: دارالعلوم محمدیہ رحمانیہ قادریہ، بلھا،
پنڈول، مدھوبنی، بہار

-※-※-※-※-※-※-※-※-

خالقِ کل کی عطا خواجہ معین الدیں حسن
مالکِ کل کی رضا خواجہ معین الدیں حسن
حاکم ہر اک گدا خواجہ معین الدیں حسن
سالکِ راہِ ھدیٰ خواجہ معین الدیں حسن
عاملِ حکمِ خدا خواجہ معین الدیں حسن
واصفِ نورِ خدا خواجہ معین الدیں حسن
حافظِ دینِ نبی ہیں ناشرِ دینِ نبی
ذاکرِ نورالھدیٰ خواجہ معین الدیں حسن
داخلِ عشقِ نبی ہیں ، خارجِ بغض نبی
اور ولی باصفا خواجہ معین الدیں حسن
التجا ہے روزِ محشر لاج رکھنا تو مری
ہے ترا ہی آسرا خواجہ معین الدیں حسن
پھر دکھادے اجملی کو اپنا چہرہ خواب میں
اس کے دل کی ہے دعا خواجہ معین الدیں حسن

☆☆☆☆☆☆

قارئین کرام سے ایک اہم گزارش

بحکم سرپرست اعلی حضور ارشد ملت حضرت علامہ الشاہ پیر ابو البرکات محمد ارشد سبحانی مدظلہ النورانی.

قارئین کرام! ماہنامہ ارشدیہ کا گیارہواں شمارہ، دیدہ زیب سرورق اور معلوماتی مضامین کے ساتھ آپکے مطالعہ کی میز پر ہے۔اس ماہنامہ میں حالات حاضرہ اور آپ کی ضروریات کے پیش نظر مضامین ومشمولات کو جگہ دی گئی ہے۔گزشتہ شمارہ سے آپ حضرات کی ملی تاثرات نے ہمارے حوصلے مزید بلند کردیے، آپکی دلچسپی اور پذیرائی لائق تحسین وصد مبارک باد ہے امید قوی ہے کہ آئندہ بھی آپ اپنے مفید ونیک مشوروں سے ہمیں نوازتے رہیں گے۔

مجلس ادارہ تحقیقات کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ ماہنامہ کو ہر طرح کی کمیوں اور خامیوں سے پاک وصاف رکھا جائے پھر بھی بتقاضائے بشریت کہیں کوئی کمی وبیشی نظر آئے تو آپ اپنی خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ادارہ کو مطلع فرمائیں ہم آپ کے ممنون ومشکور ہوں گے۔ماہنامہ کے لیے منتخب عناوین کے تحت ارباب لوح وقلم وارباب شعروسخن جو بھی معیاری وتحقیقی لائق وفائق مضامین وکلام ادارہ کو پیش کرتے ہیں کوشش یہی رہتی ہے کہ انہیں شائع کی جائیں لیکن طوالت کا خوف ہمیں مجبور کردیتا ہے اس لیے جن کے مضامین وکلام شامل رسالہ نہ ہو پائیں انہیں آزردہ خاطر ہونے کی ضرورت نہیں ادارہ آپ کے ہر معیاری مضامین وکلام کو محفوظ رکھتا ہے اگروہ ادارہ تحقیقات کی کسوٹی پر کھرا اترا تو ان شاءاللہ آئندہ ماہ اسے ضرور شامل کیا جائے گا۔اسلامی ماہ وسال کو ملحوظ رکھتے ہوئے علمی ادبی تحقیقی ومعیاری مضامین جو مختصر مگر جامع ہو ہمیں ارسال کریں ماہنامہ کو اس سے زینت بخشی جائے گی۔اور ہم آپکے ممنون ہوں گے۔

اخیر میں آپ سے یہی التماس ہیکہ اس ماہنامہ کو زیادہ سے زیادہ خواندہ حضرات تک پہنچائیں امید قوی ہیکہ اس کے مطالعہ سے آپ کے ذہن وفکر اور قلب وجگر روشن منور ومعطر ہو جائیں گے۔ایک خاص بات عرض کررہا ہوں کہ درس طب، ودرس عملیات کے کالم میں روحانی وطبی علاج کی ضرورت محسوس ہو تو اپنے سوالات بھیجیں ان شاء اللہ اس فن کے ماہرین آپ کی پریشانیوں کا حل پیش فرمائیں گے اسی طرح دینی وفقہی سوالات کے لیے ہمارے مفتیان کرام آپ کے سوالات کے جوابات قران وحدیث کی روشنی میں عطا فرمائیں گے۔دعا گو ہوں کہ اللہ عزوجل آپ کے ذوق مطالعہ میں وسعتیں، حصول علم دین میں رفعتیں، علم وعمل میں برکتیں عظمتیں عطا فرمائے

نوٹ: مضامین وکلام اور مفید مشورے ارسال کرنے کے لیے ذیل میں ماہنامہ کا ای میل آئی ڈی پیش ہے

arshadiaofficial@gmail.com

العارض:- بندہ عاصی خاکسار محمد نظام الدین مصباحی نوری ارشدی اویسی خادم التدریس- مدرسہ بدرالعلوم برہی دربھنگہ (بہار) معاون مدیر ماہنامہ ھذا- رابطہ نمبر {9199979191}

* نائب مدیر اعلیٰ:- ادیب شہیر نجم الاسلام حضرت علامہ الحاج الشاہ اسلام الدین احمد انجم فیضی ارشدی [9792016141]

* مدیر مسؤل:- نازش قرطاس وقلم حضرت علامہ محمد عارف رضا نوری نعیمی ارشدی مرادابادی مدیر مسؤل ماہنامہ ھذا - رابطہ نمبر [7483747462/8191927658]

* مشیر اعلیٰ:- نازش شعروسخن حضرت علامہ غلام غوث اجملی ارشدی بائسی پورنیہ (بہار) رابطہ نمبر [8057787636]